اسلام اور ضرورتِ مرشد

(دینی و روحانی تربیت کی ضرورت و اہمیت)

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
ایم اے پی ایچ ڈی

صدیقی پبلی کیشنز
باری مارکیٹ شاپ نمبر ۵ ، اعوان ٹاؤن
ڈ۔ لاہور
042-542

3344/2

Marfat.com

اصد

ت کے مقاصد
قانہ مباحث کی
جود ذاتی سعی و
وفیسر ڈاکٹر بشیر احمد
جاری ہے۔
ے ہوئے حتی الامکان
کمپوزنگ، پرنٹنگ،
۔ ادارے کی حتی
رکھی جائیں کہ عام
منافع مقصود نہیں
رسائی کا ممکن ہونا

ے کی مطبوعات کو
تی الامکان تعاون

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے

پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE

CLASS NO............................

BOOK NO............................

S-369—Punjab University Press—10,000—29-1-2003

ملتان روڈ۔ لاہور
فون نمبر 042-5420501

Marfat.com

3344/2

اسلام اور ضرورتِ مُرشد

(دینی و روحانی تربیت کی ضرورت و اہمیت)

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
ذخیرہ
لاہور پاکستان

صدیقی پبلی کیشنز

باری مارکیٹ شاپ نمبر ۵، اعوان ٹاؤن، ملتان روڈ لاہور۔

فون نمبر 042-5420501

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

86602

زیر سرپرستی	:	فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف
نام کتاب	:	اسلام اور ضرورتِ مُرشد
مصنف	:	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی
کمپوزنگ	:	شیر ربانی کمپیوٹر سنٹر، اعوان ٹاؤن، لاہور۔
تعداد	:	(۱۰۰۰) ایک ہزار
طباعت	:	اکتوبر ۲۰۰۲ء
ھدیہ	:	دعائے خیر و برکت
صفحات	:	
ناشر	:	سعید احمد صدیقی ایم اے

ملنے کے پتے

☆ صدیقی پبلی کیشنز، شاپ نمبر ۵، باری مارکیٹ، اعوان ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور فون نمبر 5420501 (042)

☆ مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ۔ فون نمبر 04980591054

☆ دفتر ماھنامہ نورِ اسلام کاشانہ شیر ربانی، ۱۵ اجمیری سٹریٹ ہجویری محلہ نزد داتا گنج بخش، لاہور۔ فون نمبر 7313356 (042)

Marfat.com

3344/2

در منقبت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری

اور پیر ثانی ولاثانی سیدی مرشدی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

بہہ رہا ہے بن کے دریا شیر ربانیؒ کا فیض
فصل شادابی کا چشمہ ثانی لاثانیؒ کا فیض

شیر ربانیؒ محمد مصطفےٰؐ کے شیرِ نر
پیر لاثانیؒ نگاہِ مست کے پیغام بر

شیر ربانیؒ خدا کے فضل کی زندہ مثال
پیر لاثانیؒ ہیں ان کے فیض کا طرفہ کمال

شیر ربانیؒ شریعت اور طریقت کے نقیب
پیر لاثانیؒ ہیں باغِ معرفت کی عندلیب

شیر ربانیؒ نگاہِ لطف کا نوخیز رنگ
پیر لاثانیؒ سمندر پی کے بھی حیران و دنگ

شیر ربانیؒ کی ہمت شرع و سنت کا نفاذ
پیر لاثانیؒ سے مرشد دہر میں ہیں شاد شاد

شیر ربانیؒ سخا میں دورِ حاضر کے امام
پیر لاثانیؒ عطا میں ساقیٔ کوثر کا جام

شیر ربانیؒ کرم کا نورِ باطن و مبدم
پیر لاثانیؒ وفا کی راہ میں پختہ قدم

شیر ربانیؒ علامت اختیارِ خاص کی
پیر لاثانیؒ بھی آیت اعتبارِ خاص کی

شیر ربانیؒ فرازِ شرق پور کا نورِ حق
پیر لاثانیؒ پہ روشن وقت کے چودہ طبق

شیر ربانیؒ نے بخشے لعل فیضِ خاص سے
پیر لاثانیؒ نے بھی خالی خزانے بھر دیئے

شیر ربانیؒ کی سنت شمعِ قرآنی کا نور
پیر لاثانیؒ کے جلوے بہر سالک کوہِ طور

شیر ربانیؒ عطاؤں کا مسلسل سلسلہ
پیر لاثانیؒ سخاؤں کا مسلسل سلسلہ

شیر ربانیؒ گہرباری کا ابرِ پُر بہار!
پیر لاثانیؒ عطائے مصطفےٰؐ کا لالہ زار

شیر ربانیؒ قدر پر مشفق و صد مہرباں
پیر لاثانیؒ نوازش ہا کا بحر بیکراں

احقر العباد خاکپائے اولیائے کرام ابو البقا قدر آفاقی [illegible] نقشبندی مجددی شرقپوری

تذکرہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے بارے میں قبلہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی کے تقریظی کلمات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آفتاب طریقت، ماہتاب شریعت، گلدستہ افکار روحانی، مظہر اسرار صمدانی اعلیٰ حضرت میاں شیرِ ربانی حضرت شیر محمدؒ بانی ایوان ولایت شرقپور شریف کتاب روحانیت کا معتبر حوالہ ہیں۔ آپؒ نے اپنی پوری زندگی قرآن وسنت کی تعلیمات کے سائے میں گزاری اور خلق خدا کو بھی اس طرف راغب کرتے رہے۔ آپؒ کی حیات طیبہ پر چند کتابیں لکھی گئیں لیکن بہت سے پہلوؤں پر تحقیقی کام ابھی تک باقی ہے۔

آپؒ کے برادرِ حقیقی، خلیفہ مجاز، جانشینِ ذی وقار اور آپؒ کے فیضان کے وارث و قاسم حضرت ثانی لاثانیؒ نے اس نور و نکہت کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔ آپؒ کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے اصحاب علم وقلم مختصر مضامین کی صورت میں تواترمغانِ عقیدت پیش کرتے رہتے ہیں لیکن اس سلسلے میں ایک مستقل کتاب ''تذکرہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ'' کے نام سے اسلامیہ کالج لاہور کے سابق پرنسپل پروفیسر منور حسین صاحب نے لکھی۔

یہ کتاب جو اس وقت آپ کی نگاہِ مطالعہ میں ہے اسے پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب سابق چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور (پاکستان) اور حال مقیم برطانیہ نے تحریر کیا ہے۔

یہ کتاب اپنی معنویت اور افادیت کے لحاظ سے مزید جامع اور کامل ہوگئی ہے۔ اندازِ تحریر بڑا شستہ اور شائستہ ہے۔ محبت صادق اور اُلفتِ حقیقی کے سائے تلے لکھی گئی یہ تحریر طالب ربط کے لئے نہایت اہم ہے۔ بندہ اسے اپنی انتہائی سعادت سمجھتا ہے کہ یہ کتاب ترتیب دینے کا شرف حاصل ہوا۔

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجدّدی

Marfat.com

ذخیرہ
کتب خانہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
لاہور پاکستان
3344/2

نحمدہ و نُصَلّی و نُسَلِّمُ علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطب الارشاد حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے خلیفہ مجاز زبدۃ الاولیاء حضرت میاں غلام اللہ ثانی علیہ الرحمۃ کی ذات ستودہ صفات محتاج تعارف نہیں۔ انہوں نے شیر ربانیؒ کے لا متناہی فیوض و برکات سے مستفیض ہو کر تیس برس وابستگان آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانیؒ کی دینی و روحانی تربیت فرمائی یہ انہیں کی مساعی جمیلہ کا ثمرہ ہے کہ آج اطراف و اکناف عالم میں لاکھوں عقیدت مندان آستانہ عالیہ سُنّتِ مصطفوی ﷺ پر عمل پیرا ہیں۔

آج سے کوئی پچاس برس پہلے راقم الحروف کو پیر طریقت، رہبر شریعت عارف حقانی حضرت ثانی لا ثانیؒ میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت کی سعادت حاصل ہوئی مرشد کامل نے اپنی نگاہ فیض سے بندۂ ناچیز کی کایا پلٹ دی، برسوں اس کے خوشگوار اَثرات رہے لیکن مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ دُنیا کے بکھیڑوں اور مشاغل میں کچھ اس قدر مستغرق رہا کہ روحانی کیف و سرور اور جذب و شوق کی کیفیت محو ہوتی چلی گئی۔

قسمت نے پلٹا کھایا اور ریٹائرمنٹ کے کچھ عرصہ بعد جون 1995ء میں حکومت سویڈن کی دعوت پر ایک سیمینار میں شرکت کے لئے سویڈن گیا تو معلوم ہوا کہ یہاں کی ایک یونیورسٹی میں مسلمان سکالرز کے مخطوطے (MANUSCRIPTS) موجود ہیں۔ خوشگوار حیرت ہوئی کہ دنیا کے اس کنارے پر جہاں آگے سمندر ہی سمندر

Marfat.com

ہے مسلمان دانشوروں کی تصانیف، نوجوان فرزندان توحید کو دعوت مطالعہ اور دعوت فکر وعمل دینے کیلئے موجود ہیں اور مجھے علامہ اقبالؒ کے مشہور شعر کا جو انہوں نے یورپ میں اپنے آباء کی کتب دیکھ کر غمناک لہجے میں کہا تھا۔ یہاں آ کر پہلی بار صحیح اِدراک ہوا کہ:

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھوان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ

سیمینار سے واپسی پر ناروے اور ڈنمارک میں کچھ مجالس علمی میں شمولیت کرنے کے بعد پاکستان پہنچا ہی تھا کہ مخدومی حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتھم العالیہ کی طرف سے پیغام پہنچا کہ مانچسٹر میں شیر ربانیؒ اسلامک سنٹر میں بچوں کی تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام دینے کے لئے فوری U.K پہنچ جاؤں چنانچہ تعمیل ارشاد کرتے ہوئے جولائی 1995ء میں مانچسٹر پہنچ گیا۔

یہاں یورپی تہذیب کا جس کے متعلق بہت کچھ سن رکھا تھا بچشم خود مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ یہاں آ کر قرآن حکیم کی بعض آیات، بعض احادیث مبارکہ، کا صحیح فہم اور علامہ اقبال اور اکبرالہ آبادی کے بعض اشعار کا صحیح شعور وادراک ہوا، اور پتہ چلا کہ انہوں نے مغربی تہذیب کی ظاہری چمک دمک کے نیچے دبی ہوئی یورپ کی اصل اقدار کا کتنا گہرا مشاہدہ کیا تھا۔

سوچ کے اسی دھارے میں یہ خیال بھی اُبھرا کہ مرشد کامل کے حضور گذرے ہوئے سکوں طمانینت سے معمور اور روحانی ذوق سے بھر پور دنوں کی یادتازہ کرنے کے لئے اپنی یادداشتوں کو جمع کیا جائے اوران دینی وروحانی مناظر اور مشاہدات کو حیطہ تحریر میں لایا جائے تاکہ ذکر حبیب سے عالم تصور میں روحانی ذوق کی تسکین کا سامان بھی ہو اور ولولہ تازہ بھی ملتا رہے بقول شاعر:

Marfat.com

اُن کی دُھن اُن کی لگن اُن کی تمنا اُن کی یاد
مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامان حیات

چنانچہ ان بکھری ہوئی یادداشتوں کا یہ مجموعہ ضروری ترامیم کے ساتھ کتابی صورت میں ہدیہ ءقارئین ہے چونکہ روحانی تربیت کی اہمیت اور اسکی افادیت کا پہلی بار شدت سے احساس ہوا، لہذا پہلے باب میں تذکار ثانی لاثانی ؒ سے قبل، تمہید کے طور پر، دینی و رُوحانی تربیت کی ضرورت واہمیت کو پیش کیا گیا ہے۔

جن قائین کرام نے اس کتاب کا مطالعہ ابھی تک نہیں فرمایا، براہ کرم وہ اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ لمحات نکال کر ضرور مطالعہ فرمائیں۔

یاد رہے کہ زیر نظر کتابچہ دراصل اسی کتاب ''تذکرہ حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری ؒ'' کا پہلا باب ہے جسے اسکی خصوصی افادیت کے پیش نظر الگ سے شائع کر کے ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے

آخر میں عزیزم محمد معروف صاحب، محترم قدر آفاقی صاحب اور سعید احمد صدیقی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہر طرح سے میری مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

احقر العباد

ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی عفی عنہ

Marfat.com

Marfat.com

سیدی مرشدی قبلہ

حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے مختصر حالات

عارف حقانی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے برادر اصغر حضرت میاں ثانی صاحبؒ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ میں ۱۸۹۱ء کو پیدا ہوئے آپ کا اسم گرامی غلام اللہ تھا لیکن آپ اپنے نام کی بجائے لقب ثانی لاثانی کے ساتھ زیادہ مشہور تھے یہ لقب اعلیٰحضرت شیر ربانیؒ کے مرید خاص اور خلیفہ حاجی عبدالرحمٰن قصوریؒ نے دیا تھا چنانچہ آپ میاں ثانی صاحبؒ اور ثانی لاثانیؒ کے نام سے اپنے متوسلین میں معروف ہیں۔

آپ کے آباؤ اجداد

حضرت صاحب قبلہ شرقپوریؒ نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ ہمارے آباء واجداد کابل کے رہنے والے تھے۔ علمی فضیلت کی وجہ سے لوگ انھیں ''مخدوم'' کے نام سے پکارا کرتے وہ شاہی خاندان کے اساتذہ بھی تھے۔

جب ہندوستان میں اسلامی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا تو پٹھان اپنے اساتذہ یعنی حضرت صاحب قبلہؒ کے اجداد عظام کو بھی اپنے ساتھ لیتے آئے ان دنوں قصور شہر علم کا گہوارہ تھا اور سرکار کے مورثان اعلیٰ جو علمی شغف رکھتے تھے پٹھانوں کے ہمراہ قصور شہر میں آکر مقیم ہوئے ان کی تیسری پشت میں سے ایک بزرگ حضرت صالح محمدؒ تھے جو نہایت متقی اور پرہیزگار تھے آپ قرآن پاک کی کتابت سے گزر اوقات کیا کرتے

Marfat.com

قدرت نے آپ کو لڑکے سے نوازا جس کا نام کمال محبت کی وجہ سے غلام رسول رکھا گیا حضرت صالح محمد صاحبؒ کے ہونہار اور نیک بخت فرزند جب پروان چڑھے تو قدرت نے نوازشوں کے دریچے کھول دیے مولانا غلام رسول صاحب علوم باطنی کے ساتھ ساتھ علوم ظاہری سے بھی بہرہ ور تھے آپ قصور شہر میں مفتی تھے مولانا غلام دستگیر بابا صاحب کے ہمعصروں میں سے تھے جب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے قصور پر یورش کی اور شہر کو تاخت و تاراج کر دیا اور اس کی لوٹ مار سے علاقہ میں قحط رونما ہوا اور باشندے باہر جانے لگے تو بابا صاحبؒ بھی اپنے شاگردوں کے ہمراہ نکل کھڑے ہوئے چلتے چلتے بابا صاحبؒ حجرہ شاہ مقیم تشریف لے گئے لیکن وہاں بھی زمانہ کی بیدادگری سے محفوظ نہ رہ سکے اور سکھوں نے حجرہ شاہ مقیم پر بھی حملہ کر دیا۔

(ماخوذ از بحوالہ حدیثِ دلبراں ص:۳۹ تا ۴۱)

حضرت صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری ،"منبع انوار" میں میاں غلام رسولؒ کے حالات کو بڑے مفصل انداز میں بیان کرتے ہوئے شیر ربانیؒ کے والد ماجد میاں عزیز الدین کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"تا ایں کہ انہوں نے شرقپور آ کے پناہ لی۔ شرقپور نے خانماں بربادوں کے لئے اپنے دروازے کھول رکھے تھے مولوی غلام رسولؒ نے وہیں اپنا مسکن بنایا اور ایک مسجد اور ایک مدرسے کی بنیاد رکھی ہر عزم کو ایک یقین لازم ہے۔ یقین کے آگے کوئی دیوار نہیں ٹھہرتی اس کچی پکی درس گاہ نے دیکھتے دیکھتے ایک بڑی علمی خانقاہ کی شکل اختیار کر لی۔ مولوی غلام رسول کے ایک بھتیجے تھے حافظ غلام حسین ان سے میاں صاحبؒ نے اپنی اکلوتی بیٹی آمنہ کی شادی کر دی تھی انہی کے بطن سے میاں عزیز الدین تولد ہوئے۔

Marfat.com

تقویٰ کسی کو ورثے میں نہیں ملتا البتہ عبادت وریاضت کا ماحول میاں عزیز الدین کو ورثے میں ملا تھا انہوں نے بہ تمام وکمال اپنے اجداد کی پیروی کی تھی وہ ایک شب بیدار بزرگ تھے باطنی علوم کے علاوہ ظاہری علوم سے بھی پیراستہ دنیوی امور میں گھرے رہنے کے باوجود وہ دنیا سے بچے بچے رہتے تھے ضلع حصار کے محکمہ ویکسی نیشن سے وہ ایک مدت تک وابستہ رہے تعطیلات میں وہ اپنے گھر شرقپور میں آتے تھے نوکروں کو ساتھ بٹھا کر کھانا کھلانا ان کا معمول تھا اپنے کپڑے وہ خود دھوتے تھے بلکہ بسا اوقات نوکروں کے کپڑے بھی دھو دیتے تھے ان کے محکمے میں رشوت ستانی عام تھی لیکن انہوں نے ساری عمر سوکھی تنخواہ پر بسر کی جو خوشبو شرقپور کی ایک گلی میں آ کر بابا امیر الدین (کوٹلہ شریف) سونگھتے تھے وہ میاں عزیز الدین کے ہاں ایک فرزند کی صورت میں مجسم ہوئی ولادت کی تاریخ کہیں درج نہیں لیکن ۱۸۶۳ء سے کسی محقق کو اختلاف نہیں ہے والدہ آمنہ نے اپنی خاندانی روایت کے مطابق نومولود کی تربیت کا بیڑا اٹھایا ساتویں روز لڑکے کا نام شیر محمدؒ رکھا گیا۔ (منبع انوار ص ۲۰ تا ۲۱)

حضرت صاحبزادہ حضور ثانی صاحبؒ کے ابتدائی حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں "حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی ولادت باسعادت کے کچھ عرصہ بعد آپ کی والدہ ماجدہ رحلت فرما گئیں تو آپ کے والد بزرگوار میاں عزیز الدین نے دوسری شادی کر لی اللہ تبارک وتعالیٰ نے دوسری بیوی سے بھی ایک فرزند ارجمند عطا فرمایا۔ نومولود کا نام غلام اللہ رکھا گیا۔ حضرت میاں غلام اللہؒ ابھی بچے ہی تھے کہ والد ماجد کا سایہ عاطفت سر سے اٹھ گیا اور آپ کے بڑے بھائی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے آپ کی کفالت کی ذمہ داری ور ہر طرح سے تربیت کا خیال رکھا"

Marfat.com

''حضرت میاں غلام اللہ شرقپوریؒ نے دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم کو بھی جاری رکھا آپؒ نے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد طبیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور حکمت کی تعلیم و تربیت میں مہارت حاصل کی حکیم حاذق کا امتحان پاس کرنے کے بعد یہی پیشہ اختیار کیا اور مخلوق خدا کی خدمت کرتے رہے لیکن زیادہ دیر تک اس کام میں طبیعت نہ لگ سکی تو آپ نے دنیائے حکمت کو خیر باد کہہ کر میونسپل کمیٹی شرقپور شریف میں بطور سیکرٹری ملازمت اختیار کر لی مگر طبیعت یہاں بھی نہ لگ سکی۔

(حضرت ثانی لاثانی نمبر ص ۲۷ تا ۲۸)

حضور ثانی صاحبؒ کو روحانی وادی میں لانے والے حضرت شیر ربانیؒ تھے وہ حالات پر نظر رکھتے ہوئے بہت جلد اپنا علم وعرفان اپنے بھائی کے سینے میں منتقل فرمانا چاہتے تھے آپ کی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

''جمعۃ المبارک کا دن آیا تو نمازِ جمعہ کے وقت سے کچھ پہلے ہی میاں غلام اللہ صاحبؒ مسجد میں داخل ہوئے اور وضو فرمایا۔ دونوں بھائیوں کا مسجد میں آمنا سامنا ہو گیا حضرت میاں صاحبؒ نے آج پہلی مرتبہ اپنے بھائی کو توجہ کی نظر سے دیکھا توجہ کا فرمانا ہی تھا کہ میاں غلام اللہ صاحبؒ کا عجب حال ہو گیا کھڑے کھڑے گر پڑے اور فرش پر لوٹنے لگے چشمہ دور جا گرا گھڑی ٹوٹ گئی گریبان چاک کر لیا اور دیوانوں کی طرح بھائی جان کے قدم پکڑنے لگے حضرت میاں صاحبؒ کے حکم کی تعمیل میں لوگ چھوٹے میاں صاحبؒ کو مسجد کی چھت پر لے گئے۔

حضرت میاں صاحبؒ نماز جمعہ سے فراغت کے بعد مسجد کی چھت پر

Marfat.com

تشریف لے گئے اور اپنے بھائی کو اسی حالت میں پایا آپؒ نے انہیں اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا تو یک دم طبیعت کو قرار آ گیا انہیں یوں محسوس ہوا جیسے حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے ان کا ہاتھ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے دست مبارک میں دے دیا ہو بس سینے سے لگانا ہی تھا کہ آپ کی کایا پلٹ گئی آپؒ ہر لحاظ سے کامل ہو گئے ان کی طبیعت میں ایسا انقلاب برپا ہوا کہ علائق دنیوی ہیچ نظر آنے لگے اور راہ سلوک میں ایسے طاق ہو گئے کہ آئندہ آنے والی نسلیں حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی اس مجسم کرامت سے تا ابد اپنے دامن کو بھرتی رہیں گی اور اس چشمہ عرفان سے لوگ اپنی پیاس بجھاتے رہیں گے۔ (ثانی لا ثانی نمبر ص ۲۸ تا ۲۹)

حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیر بلویؒ نے حضور ثانی صاحبؒ کی سجادہ نشینی اور نسبت کے ظہور کے حوالے سے بڑی عمدہ بات کہی ہے وہ فرماتے ہیں۔

''مرض الموت میں جب آں قبلہ ارباب عشق و ذوق کے آخری ایام وصال آ گئے تو آپ نے میاں غلام اللہ صاحب کو طلب کر کے ارشاد فرمایا کہ جمعہ پڑھانا، مسجد کا انتظام رکھنا اور کوئی آ جائے تو اس کا اہتمام لازم رکھنا غرض اس قسم کے الفاظ فرمائے جس سے خانقاہ معلٰی کی تولیت مقصود تھی گو بعض احباب اس وقت حیران تھے لیکن جیسے مشہور ہے **فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ** (عارف کا کوئی لفظ ضائع نہیں جاتا) جب ایک طرف آپ نے انتقال فرمایا تو دوسری طرف میاں صاحبؒ نے خانقاہ معلٰی کا انتظام ہاتھ میں لیا تو یہ خیال کسی کے دل میں بھی نہیں سماتا تھا کہ آپ اس بھاری ذمہ داری کے اہل ہیں یا کسی وقت اسے بھی سنبھال لیں گے لیکن آج جا کر کوئی دیکھے کہ کس طرح آپ نے اپنی ذمہ داری اٹھائی اور کس طرح

Marfat.com

نسبت کا ظہور ہورہا ہے (ثانی لاثانی نمبر ص ۱۱ تا ۱۲)

نسبت کے ظہور کی عملی صورت کی نشاندہی کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب بیر بلوی مزید فرماتے ہیں۔

''وصال کے وقت نہ تو میں موجود تھا اور نہ کسی سے سنا ہاں بعد میں معلوم ہوا کہ حضرت نے اپنے بھائی صاحب کو بلا کر فرمایا میاں جمعہ پڑھایا کرنا اور مسجد کو آباد رکھنا کوئی آجائے تو کچھ اس کو بتلا دینا لیکن جب میں چہلم پر حاضر ہوا تو میاں غلام اللہ صاحب، غلام اللہ نہ تھے بلکہ حضرت قبلہ غلام اللہ تھے آپ نے بہت بڑا خطاب کیا اور مخلصین حیران رہ گئے لیکن پھر بھی کسی کو یہ امید نہ تھی کہ یہ خلا جو حضرت قبلہ کے وصال سے پیدا ہو گیا ہے کسی دن پر ہو جاوے گا شرقپور شریف میں عقیدت دن دوگنی رات چوگنی روشن تر ہوتی جائے گی۔ اللہ اکبر کیا ہوا وہی کچھ جو اس شہر میں مئے توحید کے رنگ وروپ میں تھا وہی آخر سجادہ نشین صاحب پر بھی رنگ آنا شروع ہو گیا یہاں تک کہ حضرت میاں غلام اللہ صاحب ثانی لاثانی کے لقب سے مشہور ہو کر اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اور وہ کچھ کر گئے جو وہم وگمان میں نہ تھا اور یک طرفہ نہیں چوطرفہ دین کی خدمت گزاری کرتے ہوئے واصل ہوئے اور وصال کے بعد وہ درجہ حاصل ہوا جو اپنے قبلہ حضرت میاں صاحب کے ساتھ خاص تھا اور روضہ انور کے اندر اپنے بھائی اور پیر ومرشد کے پہلو میں جگہ نصیب ہوئی۔ (ثانی لاثانی نمبر ص ۱۹ تا ۲۰)

روحانیت کی وادی اگر چہ پر خار، کٹھن اور انتہائی دشوار ہے محض علم وفن اور ذکر افکار سے گوہر مقصود حاصل نہیں ہوتا حضرت مجددؒ کا پسندیدہ شعر ہے جو انہوں نے اپنے مکتوبات میں تحریر فرمایا ہے

Marfat.com

کیف الوصول الی سعاد و دونہا
قلل الجبال و دونھن خیوف

(محبوب سے وصال کتنا کٹھن ہے کیونکہ اس تک پہنچنے سے پہلے پہاڑوں کی چوٹیاں طے کرنا ہوتی ہیں اوران کے علاوہ بڑے بڑے گڑھے اور گھاٹیاں ہیں جن سے گذرنا ہوتا ہے)

لیکن جب مرشد کامل کی فیضان سے معمور نگاہ کرم اپنے مرید پر پڑتی ہے تو آنافانایہ گھاٹیاں یہ چوٹیاں یہ کٹھن منزلیں آسان ہوجاتی ہیں لیکن اگر مرشد میں جذب ہواور مرید میں انجذاب تو سونے پرسہاگہ۔ حضور میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی نگاہ کیمیا اثر میں فیضان تھا تو حضور ثانی صاحبؒ میں اپنے پیر و مرشد سے کامل وابستگی۔ (COMPLETE DEVOTIONAL ATTACHMENT) اس لئے حضور ثانی صاحبؒ پر اپنے مرشد کامل کا رنگ چڑھا اور پوری آب وتاب سے چمکا چنانچہ حضور ثانی صاحبؒ نے اپنی حیات مبارکہ میں جب شجرہ طیبہ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کا دیباچہ لکھا تو اعلیٰحضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کے بارے میں تحریر فرمایا آپ کی یہ تحریر بطور تبرک ہدیہ قارئین ہے۔

''حضرت میاں صاحبؒ ۱۲۸۲ھ میں شرقپور شریف (ضلع شیخوپورہ پنجاب) میں پیدا ہوئے، حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کی طرح آپؒ بھی بچپن ہی سے کھیل کود سے نفرت کرتے تھے اور علیٰحدگی کو پسند فرماتے تھے گویا آپ مادرزاد ولی تھے تین چار سال کے قلیل عرصہ میں آپؒ نے قرآن پاک اور دیگر کتابیں پڑھ لیں اور لکھنے میں بھی اچھی مہارت حاصل کرلی آپؒ کا خط نہایت پاکیزہ تھا امیر طریقت

Marfat.com

حضرت خواجہ بابا امیر الدینؒ کے بیعت تھے حضرت بابا صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ خداوند کریم مجھ سے سوال کرے گا کہ دنیا سے کیا لایا ہے تو میں عرض کروں گا ''کہ شیر محمد کو لایا ہوں'' اتباع سنت جو خواجگان نقشبند کا معمول اور مسلک ہے حضرت قبلہ میاں صاحبؒ اس کا منہ بولتا نمونہ تھے شہرت اور نمود کو ناپسند فرماتے تھے۔ سیدھے سادے دین کی نہایت سیدھے اور سادے انداز میں تلقین فرماتے کہ بڑے بڑے مغرب زدہ اور بھولے بھٹکے مسلمان راہ راست پر آجاتے اظہار کرامت سے گریز کرتے اس کے باوجود آپؒ سے بکثرت کرامتیں ظہور میں آئی ہیں آپؒ کو اشاعت دین کا بے حد شوق تھا فارسی زبان کی نایاب قلمی کتابوں کے تراجم اپنی گرہ سے شائع فرمائے شرقپور شریف اور اس کے گردونواح میں کئی ایک مساجد تعمیر کرائیں، ایثار و سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو پاس ہوتا راہ مولا میں لٹا دیتے سینکڑوں آپؒ کے دستر خوان پر پلتے کسر نفسی اور تواضع کی یہ کیفیت تھی کہ ملنے والوں سے السلام علیکم کہنے کی خود پہل کرتے، کوئی تعظیماً کھڑا ہوتا تو منع فرمادیتے۔ نحیف الجثہ تھے۔ جب چلتے تو نگاہیں نیچی رکھتے، انکساری اور عاجزی سے پیش آتے مگر جہاں دین کی خلاف ورزی پاتے تو غصہ میں بھی آجاتے۔ '' الحب للہ اور البغض للہ'' کی عمدہ مثال تھے دنیوی امور میں بھی شریعت کو ملحوظ رکھتے، ملنے والوں سے بھی اس پر عمل کرنے کی تاکید فرماتے تین ربیع الاول ۱۳۴۷ھ بروز پیر (دوشنبہ) بعمر تقریباً پینسٹھ (۶۵) سال اس دار فانی سے عالم بقا کو سدھار گئے، حضرتؒ کا سالانہ عرس شرقپور شریف میں یکم، دو اور تین ربیع الاول کو منعقد ہوتا ہے اس مبارک اجتماع میں سادگی اور پاکیزگی کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

(بسلسلہ عرس شریف صفر المظفر ہمیشہ ۲۹ دن کا شمار کیا کریں) زائرین دور دور سے

Marfat.com

آتے ہیں اور روحانی کیف لوٹتے ہیں جو ایک مرتبہ اس مجلس میں شامل ہوتا ہے بار بار اس سعادت کی تمنا کرتا ہے۔

اولیاء را در دروں ہم نغمہ ہاست
طالباں را زاں حیات بے بہاست

(احقر العباد میاں غلام اللہ عفی عنہ)
سجادہ نشین و برادر حقیقی حضرت قبلہ میاں صاحبؒ

قارئین کرام نے ایک ولی کامل کی درج بالا تحریر جو انہوں نے اپنے مرشد کامل کے مختصر تعارف میں لکھی، پڑھنے کی سعادت حاصل کی سیدھے سادھے لفظوں میں ان کی حیات مبارکہ کی جیتی جاگتی اور سچی تصویر کی کتنی خوبصورت جھلکیاں پیش فرمائیں ان سطور کو رقم کرتے ہوئے راقم الحروف کے ذہن میں اچانک یہ خیال ابھرا کہ حضور ثانی صاحبؒ نے نہ صرف یہ کہ اپنے مرشد کامل کے ''نقوش قدم'' کو محفوظ کیا بلکہ خود اپنے لئے ان ''نقوش قدم'' پر چلنے کی راہ بھی متعین فرمالی ایک انگریز دانشور نے کیا خوب کہا ہے۔

WE CAN MAKE OUR LIVES OF GREAT MEN ALL REMIND US AND DEPARTING LEAVE BEHIND US LIVES SUBLIME FOOT-PRINTS ON THE SAND OF TIME

(عظیم لوگوں کی زندگی ہمیں یاد دلاتی اور دعوت فکر و عمل دیتی ہے کہ ہم بھی اپنی زندگی کی

Marfat.com

تعمیر کر کے شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ عظیم لوگوں کی زندگی زمانے کی شاہراہ پر اپنے نقوش قدم چھوڑ جاتی ہیں تا کہ سالکین راہ ان پر چل کر اپنی منزل مقصود کو پالیں) اور یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ حضور ثانی صاحبؒ کی پاکیزہ زندگی میں ان کے مرشد کامل کی حیات مبارکہ کا عکس پوری تابانیوں کے ساتھ جھلکتا ہے اور ان معنوں میں بھی آپ عارف حقانی شیر ربانیؒ کے ثانی لا ثانیؒ ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر **بشیر احمد صدیقی** صاحب کی دیگر تصانیف

- **Modern Trends in Tafsir Litreture Miracles.**
- **Quranic Concept of Miracles.**
- **Dignity of Man in Islam.**
- **Industrial Relationship in an Islamic Society.**
- **Compartive Study of Religions.**

۱ تجلیات رسالت ﷺ سیرت طیبہ کے چند اہم عنوانات پر مقالات کا مجموعہ
۲ تجلیات ہجویرؒ (سید ہجویرؒ المعروف داتا گنج بخشؒ پر نادر مقالات کا مجموعہ
۳ خطبات جمعہ قرآنی، معاشرتی و معاشی اور اسلامی شخصیات پر تقاریر کا دینی و تحقیقی انتخاب
۴ مقالات صدیقی سیرت، تعمیر فکر، فقہ اور اسلامی شخصیات پر نادر مقالات کا مجموعہ
۵ شخصیات، عبادات اور معاملات (نادر مقالات کا مجموعہ)
۶ سیدنا صدیق اکبرؓ اور عشق رسول ﷺ
۷ رسول اکرم ﷺ کی روحانی زندگی (چند جھلکیاں)
۸ خودی۔ قرآن حکیم کی روشنی میں
۹ مصطفوی انقلاب کیسے ممکن ہے (غزوہ بدر کی روشنی میں)
۱۰ اسلام کا نظام اخلاق
۱۱ ورفعنا لک ذکرک
۱۲ مثالی پیغمبر ﷺ
۱۳ عظمت مصطفیٰ ﷺ یہود و نصاریٰ کا بیہودہ اعتراض کیوں؟
۱۴ فقہ حنفی کا اجمالی تعارف
۱۵ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اجتہاد کا طریق کار

☆ زیر طبع تصانیف ☆

☆ حضور نبی کریم ﷺ بحیثیت مثالی شوہر
☆ رسالت مآب ﷺ کے بارے میں غیر مسلموں کے تاثرات
☆ چانن تے سویرا (پنجابی تقریراں)
☆ مطالعہ ادیان

صدیقی پبلی کیشنز شاپ نمبر ۵ باری مارکیٹ، اعوان ٹاؤن لاہور۔ فون نمبر ۵۴۲۰۵۰۱

Marfat.com

دینی وروحانی تربیت کی ضرورت واہمیت

جب سے انسان نے اس دھرتی پر قدم رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم اور رحمت واسعہ سے انسان کو اکیلا اور سرگرداں نہیں چھوڑا۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری ہے

قلنا اهبطوا منها جميعا فاما يا تينكم مني هدى فمن تبع

هداى فلاخوف عليهم ولا هم يحزنون (البقرة: 38)

ترجمہ: ہم نے حکم دیا اتر جاؤ اس جنت سے سب کے سب پھر اگر آئے تمھارے پاس میری طرف سے (پیغام) ہدایت تو جس نے پیروی کی میری ہدایت کی انھیں نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

خوف وحزن سے محفوظ رہنے کا نسخہ کیمیا

گویا اس آیت کریمہ میں خوف وغم سے محفوظ زندگی گذارنے کا نسخہ کیمیا بتادیا گیا کہ وہ خالق ارض وسماء جوانسان کا بھی خالق و مالک ہے جوانسانی سرشت کا حقیقی نباض ہے وہی اور فقط وہی انسان کو صحیح راہ پر گامزن ہونے اور کامیابی وکامرانی سے اپنی منزل تک پہنچنے کا طریق کار بتاسکتا ہے۔ وہ رب قدیر اسکی روحانی پرورش اور تربیت کیلئے دستور حیات، انداز حیات، نظام حیات اور ضابطہ حیات کی سیدھی راہ سُوجھا سکتا ہے جسے اسلامی تعلیمات ؑ ایت ربانی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

انبیائے کرام کا مقدس گروہ

اب ہدایت ربانی کو اپنے بندوں تک پہنچانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرامؑ کے مقدس گروہ کو منتخب فرمایا۔ چنانچہ مختلف علاقوں میں، مختلف زمانوں میں، مختلف زبانوں میں، مختلف اقوام کی طرف انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور ہدایت ربانی پر مبنی تعلیمات کی تلقین و تبلیغ کرتے رہے اور اس طرح تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے اپنے اپنے وقت میں منصب نبوت کے فرائض ادا کیے۔

جلیل القدر اور پُرعزم پیغمبر

قرآن حکیم میں ان پیغمبروں میں سے بعض جلیل القدر اور پُرعزم عظیم انبیاءؑ کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام پہلے پیغمبر تھے پھر حضرت نوح علیہ السلام، ان کے بعد حضرت ابراھیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ حضرت زکریاؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ختم الرسل، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، بشیر و نذیر، سراج منیر، حضرت محمد عربی ﷺ تشریف لائے جو عالمی اور آفاقی نبی ہیں اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا اور حضور ﷺ کی ذات مومنین کیلئے دائمی نمونہ عمل ہے لیکن ذہنوں میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ آدم علیہ السلام کے دور سے آج تک انسان کو ہدایت رہنمائی اور روحانی رہنمائی کی ضرورت رہی ہے اور قیامت تک رہے گی یہ کیوں؟ اسکا شافی جواب یہ ہے کہ انبیائے کرامؑ کا مقدس گروہ اور پھر حضور ﷺ اپنے اپنے عہد مبارک میں لوگوں کیلئے

Marfat.com

محسوس و مشہود نمونہ عمل تھے۔ حضور ﷺ کا اُسوہ حسنہ اور آپ کی سیرت طیبہ اور آپ ﷺ کے ارشاداتِ گرامی قیامت تک ہمارے لئے نمونہ عمل ہیں لیکن انسانی سرشت یہ ہے کہ وہ آنکھوں سے مشاہدہ کر کے ہی اس کی نقل کی کوشش کرتی ہے حضور ﷺ کو لوگوں نے وضو فرماتے دیکھا تو اسی طریقے سے احسن طور پر وضو کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

صلّوا کمارأیتمونی اُصلّی (تم نماز اسطرح ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو) اور فرزندانِ توحید اسی طرح نماز ادا کرنے لگے۔ حضور ﷺ کی عبادات، معمولات، اَخلاق فاضلہ سے مشاہدانہ انداز میں لوگ براہ راست متاثر ہوتے تھے۔ اب حضور ﷺ کے وصال مبارک کو 1400 برس سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے نہ جانے قیامت کب آئیگی؟ کسی کو معلوم نہیں اب حضور ﷺ کی نیابت کون انجام دے گا اور اللہ کے بندوں تک اس اثناء میں ہدایت ربانی کا نمونہ عمل محسوس و مشہود طور پر کون پہنچائے گا؟

ذخیرہ

اولیائے کرام کا صالح گروہ

قرآن حکیم نے جہاں اس امر کا ذکر فرمایا کہ ہدایت ربانی کی پیروی سے بھی انسان خوف و غم سے محفوظ رہ سکتا ہے وہاں صالحین امت میں سے ایک صالح طبقے کا ذکر فرمایا۔

الا انّ اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولاھم یحزنون ۔ الّذین اٰمنوا و کانوا یتقون ۔ لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الاٰ خرۃ، لا تبدیل لکلمت

Marfat.com

اللہ ذلک ھو الفوز العظیم (یونس:۶۲ تا ۶۴)

(سنو جو اللہ کے دوست ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ کا رویہ اختیار کیا ان کیلئے کسی خوف ورنج کا موقع نہیں ہے دنیا و آخرت دونوں زندگیوں میں ان کیلئے بشارت ہی بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے)

اولیائے کرام کون ہیں؟

اولیائے کرام کے اس طبقے کا آغاز صحابہ کرامؓ سے ہوتا ہے سیّد مخدوم علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ اپنی شاہکار تصنیف، کشف المحجوب میں تحریر فرماتے ہیں:

''اب ہم قدرے ان صحابہ کرام کے حالات بیان کرتے ہیں جو صوفیہ کرامؒ کے آئمہ طریقت اور پیشوا سمجھے جاتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد مہاجرین و انصار میں سے صوفیہ کے قائد، معاملات میں ان کے شیوخ اور احوال میں اُن کے امام ورہنما ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔''

(کشف المحجوب اردو ترجمہ از سید محمد فاروق القادری ص۱۸۰)

اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے داتا صاحبؒ فرماتے ہیں:

ان میں شیخ الاسلام بعد از انبیاء افضل انام، خلیفہء پیغمبر، رہنما و امام اہل تجرید، پیشوائے ارباب تفرید، خواہشات نفسانی سے بعید، ابوبکر بن عبداللہ بن عثمان الصدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپؓ کی کرامات مشہور ہیں اور معاملات وحقائق میں آپ کے دلائل اور ارشادات ظاہر ہیں (ایضاً ص۱۸۰)

86502

Marfat.com

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ولایت میں مقام رفیع کا ذکر کرتے ہوئے سید مخدوم علی ہجویریؒ تحریر کرتے ہیں:

''مشائخ آپ کو اہل مشاہدہ کا سرخیل مانتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ سے روایات و حکایات تھوڑی تعداد میں مروی ہیں اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دین کے بارے میں شدت اور معاملات میں سختی کی بنا پر مجاہدہ میں مقدم سمجھتے ہیں صحیح احادیث میں آیا ہے اور اہل علم کے ہاں یہ واقعہ مشہور ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کے وقت نماز ادا فرماتے تو قرآن مجید آہستہ پڑھتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے پڑھتے آنحضورﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم آہستہ کیوں پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا ''اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ جسے میں پکار رہا ہوں وہ دور نہیں ہے اس کے سامنے آہستہ یا بلند پڑھنا برابر ہے'' یہی بات آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمائی تو انہوں نے جواب دیا ''میں سونے والوں کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں۔'' یہ مجاہدے کی بات ہے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اشارہ مشاہدے کی طرف تھا اور مجاہدے کا مقام مشاہدے کے سامنے وہی ہے جو قطرے کا سمندر کے سامنے، اسی لئے آنحضورﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اے عمرؓ! تم ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے حصے میں ہو جو شخص (حضرت عمر رضی اللہ اسلام کیلئے باعث عزّ و وقار ہے اگر وہ حضرت ابوبکرؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے برابر ہے تو باقی دنیا کس قطار و شمار میں ہے''۔ (ایضاً ص ۱۸۰۔۱۸۱)

داتا گنج بخشؒ نے حضرت ابوبکر الصدیق کا یہ قول ذکر کیا ہے:

''دارنا فانیۃٌ واحوالنا عاریۃٌ وانفاسنا معدودۃٌ وکسلنا موجودٌ''

Marfat.com

(ہمارا ٹھکانا فانی ہے۔ ہمارے احوال عارضی ہیں ہماری سانسیں گنی ہوئی ہیں اور ہماری سستی نمایاں ہے۔)

آپ کے اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے داتا گنج بخش فرماتے ہیں:

''فانی گھر کی تعمیر جہالت ہے۔ عارضی احوال پر اعتماد بیوقوفی ہے، گنتی کی سانسوں پر دل لگانا غفلت ہے اور کاہلی و سستی کو دین سمجھنا خیانت ہے'' (ایضاً ص ۱۸۱)

داتا صاحبؒ نے مزید مبسوط تبصرہ فرمایا ہے آپؓ کے فقر اضطراری پر فقر اختیاری کو ترجیح دینا آپؓ کی بیعت خلافت کے بعد آپ کا پہلا خطبہ ذکر کیا ہے اور اس کی حکمتوں کو واضح کیا ہے اور خلاصہ بحث یہ تحریر فرمایا ہے:

''حضرت ابوبکر الصدیقؓ نے ابتدا میں تسلیم کا مقام اختیار کیا تو اسے آخر تک نبھایا پس صوفیائے کرام تجرید و تمکین، فقر کی محبت اور ترک جاہ و ریاست میں حضرت صدیق اکبرؓ کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ آپؓ جہاں عام مسلمانوں کے دین میں پیشوا و امام ہیں وہاں بالخصوص صوفیائے کرام کے بھی طریقت میں رہنما و قائد ہیں''۔

(ایضاً ص ۱۸۳۔۱۸۴)

سیّد مخدوم علی ہجویریؒ نے خلفائے راشدین کے بعد صوفیائے اہل بیتؓ اہل صُفّہ صوفیائے تابعین، صوفیائے تبع تابعین (جن میں امام ابوحنیفہؒ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت ذوالنون مصری اور دیگر اولیائے کرام شامل ہیں) اور بعد میں اپنے عہد مبارک (یعنی پانچویں صدی ہجری کے آخری حصے) تک کے اولیائے کرام کا قدرے تفصیلی ذکر فرمایا ہے اور مشائخ شام و عراق، مشائخ فارس، مشائخ طبرستان، مشائخ کرمان، مشائخ خراسان، مشائخ ماوراءالنہر اور مشائخ غزنی کا مختصر ذکر کیا ہے

Marfat.com

(تفصیل کیلئے دیکھئے کشف المحجوب مذکور، ص ۱۸۰ تا ۳۵۳)

قرآن حکیم میں اولیائے کرام کی صفات بیان کی گئی ہے تاکہ ان کی پہچان ہو سکے، چنانچہ قرآن حکیم کی روشنی میں اولیائے کرام مومنوں کا وہ گروہ ہے جو اپنے خداوند قدوس پر ایمان لانے کے بعد اس کے حبیب کریم ﷺ کی سنت مطہرہ کا اتباع کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل پیرا ہو کر تقویٰ و طہارت کے مقام پر فائز ہوتا ہے تقویٰ ان کے قلب و روح میں رچ بس جاتا ہے۔ ان کے ہر عمل میں تقویٰ کی مہک اور خوشبو آ رہی ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کیا ہے اس کے حبیب کریم ﷺ کی سنت کا اتباع کیا ہے وہ دنیا کی چمک دمک دُنیا کی دلفریب اداؤں، دنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں سے اپنا دامن بچا کر ان تمام امور سے مجتنب رہے ہیں جن سے اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے وہ رسول کریم ﷺ جو تمام جہانوں کیلئے رحمت اور تمام انسانوں کیلئے اسوۂ حسنہ اور دائمی نمونہ عمل ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کامیابی کیا ہو سکتی ہے اس لئے قرآن حکیم نے تقویٰ و طہارت کے اس مقام کو ذٰلک الفوز العظیم قرار دیا ہے۔

اولیائے کرام کے اوصاف و محاسن

قرآن حکیم میں اللہ کے ان نیک بندوں کے اوصاف و محاسن بکثرت آیات میں ذکر ہوئے ہیں یہاں فقط دو آیات کا ذکر کیا جاتا ہے:

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون .

Marfat.com

اولٰئک اصحٰب الجنّۃ خٰلدین فیھا جزاء بما کانوا یعملون .

(الاحقاف: ص ۱۳-۱۴)

ترجمہ: (یقیناً جن لوگوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر اس پر جم گئے ان کیلئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ایسے سب لوگ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہینگے اپنے ان اعمال کے بدلے میں جو وہ دُنیا میں کرتے رہے ہیں)

۲۔ سورہ حٰم السجدہ میں یہ مضمون قدرے تفصیل سے ذکر ہوا ہے ارشاد باری ہے:

ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاء کم فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الاٰ خرۃ و لکم فیھا ماتشتھی انفسکم و لکم فیھا ما تدعون نزلاً من غفور رحیم (حٰمٓ السجدہ: ۳۰-۳۲)

(بے شک وہ (سعادتمند لوگ) جنہوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ اس قول پر پختگی سے قائم رہے اترتے ہیں ان پر فرشتے (اور انہیں کہتے ہیں) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو تمہیں بشارت ہو جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہم تمہارے دوست ہیں دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی تمھارے لئے اس میں ہر وہ شے ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو گے یہ میزبانی ہے بہت بخشنے والے ہمیشہ رحم فرمانے والے کی طرف سے)

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازھری نے اللہ تعالیٰ کی شان بندہ نوازی اور رحمتوں کا ذکر بڑے پیارے الفاظ میں فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے ان مقبول بندوں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان کو طرح طرح سے

Marfat.com

تسلی دیتے ہیں کہ قبر و حشر سے بھی خوفزدہ ہونے کی تمہیں ضرورت نہیں اور اپنی اولاد اور عزیز و اقارب جو تم پیچھے چھوڑ جاؤ گے ان کے بارے میں بھی تمہیں پریشان نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہے اور سنو ہم تمہیں یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ جنت کے دروازے تمھارے لئے کھول دیئے گئے ہیں اور وہاں کی حسین بہاریں تمھارے لئے چشم براہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں پر فرشتوں کا نزول کس وقت ہوتا ہے اور کیا وہ فرشتوں کی باتوں کو اپنے ان ظاہری کانوں سے سنتے ہیں بعض علماء کرام کا یہ قول ہے کہ فرشتوں کا نزول موت کے وقت ہوتا ہے لیکن اہل تحقیق کا یہ قول ہے کہ یہ سلسلہ عمر بھر جاری رہتا ہے۔

دینی اور دینوی مشکلات میں فرشتوں کی مدد

جب بھی بندہ مومن اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اور اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونے کے لئے راہ عمل پر گامزن ہوتا ہے تو قدم قدم پر تیز کانٹے اس کے پاؤں کی تواضع کرتے ہیں ہر موڑ پر حشر بداماں مصائب اس کی منتظر ہوتے ہیں اور رنج و آلام کے بادل ہر طرف سے گھر کر آجاتے ہیں، اس وقت ملائکہ اس کی دلجوئی کے لئے نازل ہوتے ہیں بعض مقبول بندے فرشتوں کی یہ باتیں اپنے کانوں سے سنتے ہیں اور جو ان کی باتیں نہیں سن سکتے ان کے دلوں میں طمانیت و تسکین کی ایک ایسی کیفیت نمودار ہو جاتی ہے کہ ان کے اُکھڑے ہوئے قدم جم جاتے ہیں باطل کے مقابلے میں ان کی قوت مدافعہ۔ تند و تیز ہو جاتی ہے اور نئے ولولوں سے سرشار ہو کر وہ

Marfat.com

منزل مقصود کی طرف بڑھنا شروع کر دیتے ہیں کوئی چیز ان کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی مرتے وقت لحد میں اور روز حشر ان تمام مقامات پر انہیں ملائکہ کی رفاقت حاصل ہو گی چنانچہ علامہ آلوسی رقم طراز ہیں۔

تتنزل علیهم یمدونهم فیها تعن و یطراء لهم من الامور الدینیة والدنیویة لما یشرح صدورهم و یدفع عنهم الخوف والحزن بطریق الالهام کما ان الکفرة یغویهم ما قیض لهم من قرناء السوء.

ترجمہ: "یعنی فرشتے ان پر اترتے ہیں اور دینی و دنیوی مشکلات جو انہیں پیش آتی ہیں ان کی یوں امداد کرتے ہیں کہ ان کے سینے منشرح ہو جاتے ہیں اور بذریعہ الہام ان کے خوف و حزن کو دور کر دیتے ہیں جس طرح کافروں کو ان کے بُرے ساتھی بُرے کاموں پر اکساتے ہیں" (ضیاء القرآن، جلد چہارم ص ۳۴۴)

سورۃ الاحقاف میں ان نیک بندوں کو خوف و حزن سے محفوظ قرار دیا گیا ہے اور جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کی خوشخبری دی گئی ہے جبکہ سورۃ حٰم السجدہ میں اس مضمون کو قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ دین پر استقامت رکھنے والے اللہ کے نیک بندوں پر فرشتے اترتے ہیں جو انھیں خوف و حزن سے محفوظ ہونے کی بشارت دیتے ہیں اور یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی قوتوں سے تمھاری مدد اور اعانت کریں گے اور بہت بخشنے والے رحیم و کریم ربّ عظیم کی طرف سے تمھارے دلوں کی مرادوں کو پورا کیا جائے گا۔

Marfat.com

ہدایت ربانی کی ضرورت

لیکن ان مذکورہ بالا برکتوں اور رحمتوں کے نزول کے ساتھ ساتھ عملی زندگی میں اللہ کے مقبول بندوں کو دشوار اور کٹھن منزلوں اور مرحلوں سے گذرنا پڑتا ہے جیسے دنیوی دولت کو چور اور ڈاکو سے محفوظ کیا جاتا ہے اسی طرح روحانی دولت بھی اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ نفس اور شیطان کی زد سے روحانی برکات کو محفوظ رکھا جائے۔ شیطان کو قرآن حکیم نے خصوصی طور پر مومنین عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ یعنی کھلا دشمن قرار دیا ہے اور قصہ آدم وابلیس کا قرآن حکیم میں بار بار ذکر اس لئے کیا گیا ہے تا کہ اہل ایمان اور اللہ کے مقبول بندے اس کے مکروفریب اور اس کی انواع واقسام کی کارستانیوں سے ہوشیار اور محفوظ رہ سکیں۔ یہاں سورۃ الاعراف کے حوالے سے قصہ آدم وابلیس کو بیان کیا جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنٰکُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰکُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ لَمْ یَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ قَالَ مَا مَنَعَکَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ قَالَ فَاھْبِطْ مِنْھَا فَمَا یَکُوْنُ لَکَ اَنْ تَتَکَبَّرَ فِیْھَا فَاخْرُجْ اِنَّکَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ قَالَ فَمَا انْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ قَالَ اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَھُمْ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِیْمَ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّھُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ وَمِنْ خَلْفِھِمْ وَعَنْ اَیْمَانِھِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِھِمْ وَلَا تَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شٰکِرِیْنَ (الاعراف : ۱۱ تا ۱۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں صورت دی پھر فرشتوں کو کہا کہ آدم کو سجدہ کرو

Marfat.com

پس ان سب نے آدم کو سجدہ کیا مگر ابلیس، (آدم کو) سجدہ کرنے والوں میں (شامل) نہ تھا۔ (اللہ نے ابلیس سے) کہا (پوچھا) تجھے کون سا امر مانع تھا کہ تو نے (آدمؑ کو) سجدہ نہ کیا جبکہ میں نے تجھے اس کا حکم دیا تھا۔ (جواب میں) وہ کہنے لگا "میں اس (آدمؑ) سے بہتر ہوں، (کیونکہ) مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے" کہا (حکم ہوا) "تو اتر جا یہاں سے (جنت کی وادی سے) تو یہاں نہیں رہ سکتا اس حال میں کہ تو یہاں تکبر میں مبتلا ہو، نکل جا (یہاں سے فوراً) بیشک تو ہے ہی ذلیل" (یہ حکم سنا تو) کہنے لگا ۔۔۔ "مجھے فرصت (یعنی مہلت) دے یومِ حشر تک" کہا جا تجھے مہلت دی" کہنے لگا "پس جیسے تو نے مجھے بدراہ کیا ہے (آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے کی پاداش میں) اب میں (بھی) بیٹھوں گا اُن (آدمیوں) کی تاک میں تیری طرف جانے والی سیدھی راہ پر (کہ اُن کو ورغلاؤں) پھر ان پر میں آؤں گا (حملہ آور ہوں گا) اُن کے آگے سے اور اُن کے پیچھے سے، اور ان کے دائیں سے اور اُن کے بائیں سے اور تو نہ پائے گا ان میں اکثریت کو شکر گزار" (الاعراف :۱۱۔۱۷)

اللہ تعالیٰ جو خالق کائنات ہے اسی نے انسان کو بھی تخلیق فرمایا اور احسن تقویم میں پیدا کر کے اسکی عظمت کو چار چاند لگا دیئے پھر علم کی نعمت سے سرفراز فرما کر فرشتوں کو اسکی تکریم کیلئے سجدۂ تعظیم کا حکم دیا فرشتوں نے حکم کی فوری تعمیل کی اور سجدۂ تعظیم بجالائے لیکن شیطان نے آدم خاکی کی ظاہری ہیئت کو پیش نظر رکھا اور اس کے جوہر ذاتی اور عظمتوں کو نہ پہچانا۔ شیطان اکڑ گیا اور اپنی ہیئت پر اترانے لگا کہ آدم کی تخلیق خاک سے ہوئی ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو خاک پر برتری حاصل ہے حالانکہ اہل بصیرت سے یہ مخفی نہیں کہ خاک کو اپنے طور پر جو رفعتیں

Marfat.com

حاصل ہیں آگ ان کی گرد کو بھی نہیں چھو سکتی لیکن سب سے بڑی اور سنگین غلطی شیطان سے یہ ہوئی کہ اس بد بخت نے اپنی سوچ کے دھارے میں اس بات کو بھی فراموش کر دیا کہ حکم خالق کائنات مالک کائنات اور ربّ کائنات کی طرف سے دیا جا رہا ہے لہذا وہ اپنے خالق و مالک کے حکم کے آگے اپنے سر کو جھکا دے لیکن اس نے سرتابی اور سرکشی کی راہ اختیار کی حسد و رقابت کے جذبے نے اس پر اس قدر غلبہ پایا کہ وہ بارگہ صمدیت میں اور بھی گستاخ ہو گیا اور اپنے انتقامی ارادے کی تکمیل کے لئے قیامت کے دن تک مہلت مانگی اور یہ چیلنج دے دیا کہ میں آدم کی اولاد کو ان کے آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اپنے مکر و فریب کے شکنجوں میں جکڑ کر گمراہ کر کے انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کرونگا۔ کمبخت یہ بھی بھول گیا کہ وہ یہ چیلنج کس کو دے رہا ہے؟ اس ذات عظیم کو جو قادر مطلق ہے! لیکن بارگہ صمدیت سے اسے مطلوبہ مہلت دیدی گئی لیکن ساتھ ہی اسے ذلیل و راندۂ درگاہ کر کے نکال دیا گیا۔

اب شیطان عام انسان تو کجا، اللہ کے مقبول بندوں کیلئے بھی اپنے مکر و فریب کا جال بچھانے سے باز نہیں آتا۔ عام لوگ جو دنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں کے دلدادہ ہیں وہ اس کے دام فریب میں آسانی سے پھنس جاتے ہیں لیکن اللہ کے مقبول بندے جو ہر لمحہ اللہ کی پناہ میں آنے کی، اس کے حضور، درخواست کرتے ہیں اور اپنے سچے اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے انہیں شیطان کے داؤ اور فریب سے محفوظ رکھتا ہے۔ الحمد للہ

اللہ کے مقبول بندے شیطان کے جال سے کیسے بچتے ہیں اس کا طریق خود خداوند قدوس نے بتا دیا ہے ارشاد باری ہے:

Marfat.com

واما ینزغنک من الشیطن نزغ "فاستعذ باللہ انہ سمیع علیم ان الذین اتقوا اذامسھم طٰئف من الشیطٰن تذکروا فاذاھم مبصرون

(سورہ الاعراف: ۲۰۰_۲۰۱)

ترجمہ: اور کبھی اُبھار دے تجھ کو شیطان کی چھیڑ، تو پناہ پکڑ اللہ کی، وہی ہے سنتا جانتا بیشک جو لوگ ڈر رکھتے ہیں (اللہ کا) جب انھیں پڑ گیا شیطان کا گزر، وہ چونک گئے، چنانچہ اسی وقت انھیں سوجھ آگئی۔

قرآن حکیم کی بکثرت آیات میں شیطان کے طریق واردات اور مکروفریب کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ اللہ کے مقبول بندے اس کے داؤ سے محفوظ رہیں اگر ان سب کو بیان کیا جائے تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا اس لئے فقط مذکورہ بالا آیات کی تشریح پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

بندۂ مومن جب عبادت تلاوت ذکر یا کسی نیک کام میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان اسے گدگداتا ہے اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے جس سے اسکی توجہ اصل کام سے ہٹ جاتی ہے اگرچہ بظاہر وہ نیک کام میں مصروف نظر آتا ہے لیکن اس کا دل شیطان کی وسوسہ اندازی سے غفلت میں ڈوب جاتا ہے اور حضور قلب باقی نہیں رہتا حضرت مجدد الف ثانی ؒ نے اپنے مکتوبات میں ایک شخص کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ کعبۃ اللہ کا طواف کر رہا تھا جب اس کے دل پر نظر کی گئی تو دل بازار سے اشیاء کی خریداری (شاپنگ) کی طرف مائل تھا ایسے بیشمار مواقع بالخصوص نماز میں پیش آتے ہیں کہ شیطان کی وسوسہ اندازی سے نمازی رکعتیں بھول جاتا ہے۔ (فقہ کی کتب میں ایسے مسائل پیش آنے پر اُن کا حل بیان کیا گیا ہے)

Marfat.com

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نیک کاموں میں مشغول ہو کر شیطان کی وسوسہ اندازی سے کیسے بچا جائے۔ مذکورہ بالا آیات میں وہ طریق کار بتایا جا رہا ہے کہ جب شیطان "نزغ" یعنی گدگدائے اور وسوسہ ڈالے تو " فاستعذ باللہ (فوراً اللہ کی پناہ مانگے) کے حکم خداوندی پر عمل کرے یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے لیکن یہ بات یعنی اس طریق کار پر عمل روحانی تربیت سے ہی ممکن ہے اللہ کے نیک اور مقبول بندے چونکہ اپنے مرشد کامل سے روحانی تربیت حاصل کئے ہوتے ہیں لہذا وہ دل پر نگاہ رکھتے ہیں تاکہ شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات کریم اپنی رحمت سے اپنے مقبول بندوں کو شیطان لعین اور عدوٌ مُبین" کے مکر و فریب سے محفوظ رکھتی ہے پیر محمد کرم شاہ الازھری مرحوم نے اس بارے میں بڑی عمدہ بات کہی ہے فرماتے ہیں۔

"نیک نہاد اور پرہیز گاروں کو اگر کوئی شیطانی وسوسہ راہ حق سے بھٹکانے لگتا ہے اور اپنے دام فریب میں گرفتار کرنے لگتا ہے تو فوراً ان کا ضمیر بیدار ہو جاتا ہے اور وہ ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں اور توبہ و استغفار شروع کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شکوک و شبھات کی گرد چھٹ جاتی ہے غفلت کی تاریکی کافور ہو جاتی ہے اور شیطان کا دام ہمرنگ زمین صاف دکھائی دینے لگتا ہے اور جو خطرے کے اس مقام سے بخیریت گذر جاتے ہیں" (ضیاء القرآن جلد دوم ص ۱۱۹)

اور وہ لوگ جو اللہ کے مقبول بندوں کے طریق کار کو نہیں اپناتے شیطان انہیں اپنا مُطیع بنا کر ہلاکت کی وادی میں دھکیل دیتا ہے ارشاد خداوندی ہے:

واخوانهم يمدونهم في الغي ثم لا يقصرون (الاعراف: ۲۰۲)

Marfat.com

چنانچہ وہ لوگ جو شیطان کے مکر وفریب کا شکار ہو جاتے ہیں یعنی جن کو روحانی تربیت حاصل نہیں ہوتی یا مرشد کامل کی پیروی نہ کرنے پر روحانی تربیت خام رہ جاتی ہے وہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے پر شیطان کے بھائی بن جاتے ہیں یعنی شیطان کے وسوسے کی پیروی کرنے لگتے ہیں بلکہ وسوسے کے تخیلات میں گم ہو جاتے ہیں۔ شیطان انہیں آسانی کے ساتھ گمراہی میں کھینچ لے جاتے ہیں مثلاً شیطان نے یہ اچانک یاد کرایا کہ فلاں شخص نے تمہیں یہ نازیبا الفاظ کہے اب اُسے غصہ آرہا ہے ایک قدم آگے بڑھ کر وہ منصوبہ بندی کر رہا ہے کہ وہ فلاں فلاں اقدامات کر کے اس سے اپنا انتقام لے گا بظاہر وہ عبادت میں ہے لیکن عملاً وہ شیطان کے جال میں پھنس کر حضوری قلب سے محروم ہو چکا ہے علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور

ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

شیر ربانی اعلیٰحضرت سرکار شرقپوریؒ نے ایک آنیوالے مولوی صاحب کو امامت کیلئے فرمایا۔ نماز باجماعت کے ختم ہونے پر اسے الگ لے گئے اور فرمایا ''مولانا ! بھینس تو گھر جا کر بھی دوھی جا سکتی تھی کیا التحیات میں ہی بھینس کا دوہنا ضروری تھا'' اور اس نے شرم سے سر جھکا لیا۔

گناہ وغفلت کے محرکات

یہاں بے ساختہ بعض ذہنوں میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ وہ انسان جس پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور بقول شاعر

Marfat.com

فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

اور وہ انسان جس کی عظمت کے اظہار کیلئے فرشتوں نے خداوند قدوس کے حکم سے سجدۂ تعظیمی انجام دیا وہ کون سے عوامل واسباب اور محرکات ہیں جو انسان کے دل کو اپنے رب کریم کی طرف سے غافل کر دیتے ہیں سورۂ آل عمران کی ایک آیت کریمہ میں بڑی صراحت کے ساتھ ان امور کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

زین للناس حب الشھوٰت من النساء والبنین والقناطیر المقنطرة من الذھب والفضة والخیل المسومة والانعام والحرث ذالک متاع الحیوة الدنیا واللہ عندہ حسن الماب (آل عمران : ۱۴)

ترجمہ: "آراستہ کی گئی لوگوں کے لئے ان کی خواہشوں کی محبت یعنی عورتیں اور بیٹے اور خزانے جمع کئے ہوئے سونے اور چاندی کے اور گھوڑے نشان لگائے ہوئے اور چوپائے اور کھیتی یہ سب کچھ سامان ہے دنیوی زندگی کا اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے"

گویا عورتوں، بیٹوں، مال و دولت، سونے چاندی اور زندگی کی دوسری آسائشوں کا حصول اور آرزوئیں انسان کو اپنے رب سے غافل کر دیتی ہیں یہاں ممکن ہے کسی ذہن میں یہ سوال ابھرے کہ دنیا میں رہتے ہوئے جائز طریقوں سے ان چیزوں کا حاصل کرنا کیا ممنوع ہے؟ تو اس آیت میں اختصار کے ساتھ یہ بتا دیا گیا ہے کہ یہ سب کچھ دنیا کی پونجی اور متاع ہے جس سے شریعت کے دائرے کے اندر رہ کر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

Marfat.com

سورۂ آل عمران کی مذکورہ بالا آیت پر غور وفکر سے کام لیجئے۔

۱۔ تاریخ عالم کا گہری نظر سے مطالعہ کریں جتنے سنگین جرائم خوفناک لڑائیاں اور فتنہ وفساد اس کائنات ارضی پر واقع ہوئے ہیں ان میں سرفہرست عورت ہے پھر اولاد کی خوشحالی اور تعمیر وترقی کیلئے غلط طریق اور ذرائع اختیار کرنا نیز زرو دولت اور مویشیوں پر مبنی مال غنیمت اور زمین اور علاقوں اور ملکوں کے حصول کی خواہش وآرزو فتنہ وفساد کے نمایاں وجوہ واسباب ہیں۔

۲۔ مذاہب عالم کا جائزہ لیجئے مہاتما بدھ زندگی اور دنیا کو دُکھوں کا گھر قرار دیتے ہیں اور اس کی بڑی وجہ خواہش نفسانی کو قرار دیتے ہیں اور اس کا علاج یہ تجویز کرتے ہیں کہ خواہش کو کُچل دیا جائے۔ ہندو دھرم، جین دھرم اور مسیحیت میں بھی خواہشات نفسانی سے بچنے کیلئے رہبانیت اور دنیا سے فرار کا طریق سوجھایا گیا ہے ایک جوگی سے جب پوچھا گیا بابا شہر کو چھوڑ کر اس پہاڑی پر ڈیرہ کیوں لگایا ہے تو جواب میں اس نے اسے خواہشات نفسانی سے بچنے کی ایک ترکیب قرار دیا۔ طویل نظم ''جوگی'' کے صرف وہ شعر اس مضمون کی وضاحت کیلئے پیش کئے جاتے ہیں

کوئی جھگڑا دال چپاتی کا   کوئی دعویٰ گھوڑے ہاتھی کا
کوئی شکوہ سنگی ساتھی کا   تم آکر ہمیں سناتے ہو
ہم حرص وہوا کو چھوڑ چکے   اس نگری سے مُنہ موڑ چکے
زنجیریں جو ہم توڑ چکے   تم لا کے وہی پہناتے ہو

۳۔ اسلام دین فطرت ہے لہذا اس نے خواہش وآرزو کو کچلنے کے بجائے ضبط نفس اور خواہشات کو کنٹرول کرنے کی تلقین کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اس

Marfat.com

وقت تک مومن کامل نہیں بنتا جب تک اسکی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرغوبات کی آرزو میں انسان اس قدر غرق نہ ہو جائے کہ اپنے رب کریم سے غافل ہو جائے اور اپنی زندگی کے اصل مقصد (رضوان من اللہ / اللہ تعالیٰ کی خوشنودی) کو بھلا بیٹھے۔

قرآن حکیم میں سورۂ توبہ میں اس مضمون کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے ارشاد باری ہے:

قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم و عشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ و جھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفسقین (التوبۃ: ٢٤)

ترجمہ: اے حبیب ﷺ آپ فرمایئے اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں اور تمھارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ کاروبار اندیشہ کرتے ہو جس کے مندے کا اور وہ مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو زیادہ پیارے ہیں تمہیں اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول ﷺ سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو انتظار کرو یہاں تک کہ لے آئے اللہ تعالیٰ اپنا حکم اور اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا اس قوم کو جو نافرمان ہے۔

اسلام دین فطرت ہے

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ باپ سے بیٹوں سے

Marfat.com

بیوی سے محبت کرنا اور مال و دولت اور رہائش گاہوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنا شرعاً منع نہیں ہے اسلام دین فطرت ہے جو ہمیں فطری پسندیدگی، رغبت اور محبت سے منع نہیں کرتا لیکن اتنا خیال ضرور چاہیے کہ ان امور سے محبت یا پسندیدگی انسان کو رب کریم، اس کے رسول عظیم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل سے غافل نہ کردے۔

اولیائے کرام سے وابستگی کا راز

اولیائے کرام کی صحبت اختیار کرنا، اُن سے وابستہ رہنا اور ان کے روحانی فیض کے حاصل کرنے میں یہی راز مضمر ہے کہ انسان اولیائے کرام کے روحانی اثرات سے مستفیض ہو اور کبھی بھی اپنے رب کریم سے غافل نہ ہو جائے۔ دنیا ان کی نگاہوں میں ہیچ اور حقیر نظر آئے اور رب کریم کے احکام کی عظمت ان کے دلوں میں اجاگر ہو اور وہ پوری خوش دلی اور خلوص نیت کے ساتھ پورے جذبے اور لگن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام بجالائیں اور اس کے رسول معظم ﷺ کی سنت مطہرہ کی اتباع کو اپنے اوپر لازم کریں۔

قرآن حکیم میں اللہ کے مقبول بندوں اور نیک لوگوں کیلئے عباد الرحمٰن، مومنین، متقین، صالحین، مُفلحون اور اولیاء اللہ جیسے مختلف الفاظ ذکر کئے گئے ہیں جس سے مراد اللہ کے وہ برگزیدہ بندے ہیں جو شریعت مطہرہ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے عمل میں اخلاص پیدا کرتے ہیں۔ جیسے نماز تو ہر مسلمان پڑھتا ہے لیکن مومنین کی شان یہ ہے کہ ارشاد باری کے مطابق

الذین ھم فی صلاتھم خاشعون (المومنون: ۲)

Marfat.com

یعنی وہ اپنی نمازوں میں خشوع اور خضوع اپناتے ہیں اور حضور ﷺ نے نماز کو مومنین کی معراج فرمایا ہے گویا مقبولان الٰہی شریعت کے ساتھ طریقت پر بھی عمل پیرا ہوتے ہیں۔

اولیائے کرام سے محبت مکتوبات امامِ ربانی کی روشنی میں

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے مکتوبات میں بڑی پیاری بات کہی ہے کہ برگزیدہ اور نیک لوگوں سے محبت رکھنی چاہیئے اور یہ کہ ان کی زیارت سے خدا یاد آتا ہے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ کا صحیفہ شریفہ جو کمال محبت و اخلاص سے صادر فرمایا تھا مع تحائف ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس گروہ کی محبت پر استقامت عطا فرمائے اور حشر میں انہی کے ساتھ اٹھائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا اور ان کا انیس و حبیب محروم نہیں رھتا۔ هم جلساء الله اذا رو اذكر الله.

ترجمہ: (یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے دیکھنے سے خُدا یاد آتا ہے)

"یہ وہ لوگ ہیں کہ جس نے ان کو پہچانا اس نے اللہ تعالیٰ کو پالیا ان کی نظر دوا ہے اور ان کا کلام شفا ہے ان کی صحبت سراپا نور وضیاء ہے یہی وہ لوگ ہیں کہ جس نے ان کے ظاہر کو دیکھا وہ محروم و ناامید ہوا اور جس نے ان کے باطن کو دیکھا سرفراز ہوا اور نجات وخلاصی پا گیا۔"

اولیائے کرام کی صحبت ذکر حق سے بہتر ہے

حضرت مجددؒ ایسے نیک لوگوں کی صحبت میں رہنے کو، مرید کے از خود ذکر حق کرنے سے

Marfat.com

بہتر گردانتے ہیں اور حضرت خواجہ احرار قدس سرّہ کے فرمان کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ "ذکر سے بہتر ہے سایہ پیر کا" اسکی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''یہاں بہتر'' کہنا نفع کے اعتبار سے ہے یعنی رہبر کا سایہ مرید کیلئے اس کے ذکر کرنے سے زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ مرید کو ابھی ''مذکور'' کے ساتھ کامل مناسبت نہیں ہے''

(مکتوبات امامِ ربانی)

سلوک وطریقت کے بارے میں حضور داتا گنج بخشؒ کی رائے

سیّد مخدوم علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ نے کشف المحجوب میں بڑی عمدہ بات کہی ہے:

"تمام مشائخ اس بات پر متفق ہیں کہ جب بندہ مقامات کی قید سے خلاصی حاصل کر لیتا ہے اسے احوال کی کثافتوں سے رہائی نصیب ہو جاتی ہے وہ دنیا کے تغیر وتبدّل سے بے نیاز ہو جاتا ہے تمام حالتوں میں پسندیدہ اوصاف کا مالک بن جاتا ہے اس وقت وہ اپنے تمام اوصاف سے جدا ہو جاتا ہے یعنی اپنی کسی بھی صفت کا خیال بھی دل میں نہیں لاتا نہ اسے دیکھتا اور نہ اس پر فخر کرتا ہے تاکہ اس کا مقام عقل کی رسائی سے بلند اور حال وہم وگمان کی دسترس سے بلند ہو جائے "

اس مضمون کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جب سالک اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو وہ دُنیا وآخرت کیلئے فنا ہو جاتا ہے اور اس وقت وہ انسانی جسم میں روح ربانی ہوتا ہے اس کی نگاہ میں سونا اور مٹی برابر ہو جاتے ہیں اس وقت اس کیلئے احکام شریعت کی ادائیگی نہایت سہل اور آسان ہو جاتی

Marfat.com

ہے جو دوسروں کیلئے مشکل ہوتی ہے"

حضرت حارثہؓ بارگاہ رسالت ﷺ میں

"چنانچہ حضرت حارثہؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے آپ ﷺ نے پوچھا:

کیف ائصبحت یا حارثة؟ (اے حارثہ تم نے آج کیسی صبح کی؟)

انہوں نے جواب دیا" **اصبحتُ مومناًباللہ حقاً** (میں نے سچا مومن ہونے کی حالت میں صبح کی)

آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انظر ماتقول یا حارثة ان لکل حق حقیقة" فما حقیقة ایمانک؟

(حارثہ! غور کرو کیا کہہ رہے ہو۔ ہر شے کی ایک حقیقت اور دلیل ہوتی ہے تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے کہا:

"عزلت نفسی عن الدنیا فاستوی عندی حجرھا و ذھبھا و فضتھا و مدرھا فاسھرت لیلی و اظمائت تھاری حتّی صرت کانی انظر الی عرش ربی بارزا و کا نی انظر الی احل الجنة تیزاوردن کانی انظر الی اھل النار".

"حضور ﷺ! میں نے اپنے آپ کو دنیا سے علیحدہ کرلیا ہے اب میرے نزدیک پتھر اور سونا اور چاندی اور مٹی برابر ہوگئی ہے میری راتیں جاگتے گذرتی ہیں اور دن بھوکے (روزے سے) یہاں تک کہ میں بفضلہٖ اس مقام پر پہنچ گیا ہوں گویا عرش کو ظاہر دیکھ رہا ہوں اہل جنت کو ایک دوسرے سے میل ملاقات کرتے دیکھ رہا ہوں اور اہل دوزخ

Marfat.com

کو تڑپتے ہوئے نظارہ کر رہا ہوں"۔

اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا:

عرفت فالزم (تو بات کی تہہ کو پہنچ گیا ہے اب اس حال کی حفاظت کر) آنحضور ﷺ نے یہ الفاظ تین دفع دہرائے یعنی اس کے علاوہ کوئی راہ نہیں"

(کشف المحجوب)

حضرت حارثہ حضور ﷺ کی نگاہ میں

حضرت حارثہؓ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا "عبد نور اللہ قلبہ بالایمان" (وہ ایسا بندہ ہے جس کا دل نور ایمان سے منور ہے"

شریعت اور حقیقت کشف المحجوب کی روشنی میں

سیّد مخدوم علی ہجویری نے شریعت اور حقیقت اور ان کے باہمی ربط اور فرق و امتیاز کو بڑے دلنشین انداز میں واضح کیا ہے فرماتے ہیں:

"پس حقیقت ایسے معنی کی تعبیر ہوتی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی" حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لیکر قیام قیامت تک اس کی حیثیت ایک جیسی رہتی ہے جیسے معرفت خداوندی اور خلوص نیت پر مبنی اعمال شریعت سے مراد وہ معنی ہیں جن میں تغیر و تبدل جائز ہے جیسے احکام و اوامر۔ پس شریعت انسانی فعل ہے اور حقیقت اللہ تعالیٰ کی نگہداشت اور اس کی طرف سے حفظ و عصمت۔

حقیقت کے وجود کے بغیر شریعت کا قائم کرنا مشکل ہے اسی طرح حقیقت کا قیام شریعت کی حفاظت کے بغیر ناممکن ہے اس کی مثال کچھ اس طرح ہے کہ جسم میں

Marfat.com

جان موجود ہے تو انسان زندہ ہے جان نکل جائے تو تن مردار ہے اور جان (روح) ہوا ہے جسم و جان کی اہمیت باہم ملاپ سے ہے اسی طرح شریعت حقیقت کے بغیر ریا اور حقیقت بغیر شریعت کے منافقت ہے ارشاد خداوندی ہے:

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (عنکبوت:٦٩)

(جنہوں نے ہماری راہ میں جدوجہد کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے)

'' مجاہدہ شریعت ہے اور ہدایت اسکی حقیقت۔ شریعت بندہ کیلئے ظاہری احکام کی حفاظت اور حقیقت بندہ کے باطنی احوال کی حفاظت کا ذریعہ ہے شریعت کا تعلق انسانی کسب سے ہے اور حقیقت کا واسطہ لطف خداوندی سے یہ بات ثابت ہوگئی تو دونوں کے درمیان فرق خود بخود واضح ہوگیا۔ (کشف المحجوب)

شریعت کی اہمیت مکتوبات کی روشنی میں

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے ایک مکتوبات میں شریعت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا:

'' میرے مخدوم سلوک کی منزلوں کو طے کرنے اور جذب وضبط کے مقامات کو قطع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس سیر وسلوک سے مقصود مقام اخلاص حاصل کرنا ہے جو آفاقی وانفسی معبودوں کی فنا پر منحصر ہے اور یہ اخلاص شریعت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے کیونکہ شریعت کے تین جزو ہیں علم وعمل واخلاص پس طریقت وحقیقت دونوں تیسرے جزو یعنی اخلاص کی تکمیل کیلئے شریعت کے خادم ہیں اصل مقصود یہی ہے لیکن ہر شخص کا فہم یہاں تک نہیں پہنچتا اکثر عالم خواب وخیال میں آرام پسند ہیں نیز نکمی اور

Marfat.com

بیہودہ باتوں پر کفالت کرتے ہیں وہ شریعت کے کمالات کو ہی نہیں جان سکتے تو طریقت اور حقیقت کا کیا پتہ لگا سکتے ہیں یہ لوگ شریعت کو پوست خیال کرتے ہیں اور حقیقت کو مغز جانتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ اصل معاملہ کیا ہے صوفیاء کی بعض بیہودہ باتوں پر مغرور اور احوال و مقامات پر فریفتہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دے اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔''

مجدد صاحبؒ نے ایک نہایت عمدہ اصول بیان فرمایا ہے کہ انسان کا مجاہدہ اور اسکی ریاضت بھی شریعت کے مطابق ہونی چاہیے آپؒ نے فرمایا:

''سالک اتباع شریعت میں جس قدر راسخ اور ثابت قدم ہوگا اسی قدر ہوائے نفس سے زیادہ دور ہوگا پس نفس امارہ پر شریعت اور امر و نہی کے بجالانے سے زیادہ دشوار کوئی چیز نہیں اور صاحب شریعت کی پیروی کے سوا کسی چیز میں اسکی خرابی متصور نہیں ہے وہ ریاضتیں اور مجاہدے جو سنت کی تقلید کے سوا اختیار کریں وہ معتبر نہیں کیونکہ جوگی اور برھمن اور یونان کے فلسفی اس امر میں شریک ہیں اور وہ ریاضتیں ان کے حق میں گمراہی کے سوا کچھ زیادہ نہیں دیتیں اور خسارے کے کچھ فائدہ نہیں دیتیں''۔

نکتہ: حضور داتا گنج بخشؒ اور حضرت مجددؒ کے مذکورہ بالا ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ سنتِ نبوی کا احسن طریق سے اتباع کرنا شریعت ہے اور اس کے اندر زیادہ سے زیادہ اخلاص پیدا کرنا طریقت ہے جس سے شریعت میں حُسن رعنائی، خوبی اور نکھار پیدا ہوتا ہے روزمرہ زندگی میں اسکی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص ایک پلیٹ میں حلوہ ڈالے پھر اس پر بادام، پستہ اور ناریل کے تراشے ڈالے۔ میوہ اور دوسری چیزوں سے اسے

Marfat.com

خوشرنگ خوش ذائقہ اور خوشگوار بنائے پھر اس پر چاندی کا ورق لگائے اب یہ لذیذ بھی ہے اور خوش منظر بھی اور ہر شخص اس سے لطف اندوز ہونے کی آرزو کرتا ہے گویا شریعت اصل ہے اور حقیق ۔ ،س میں حُسن اور خوشگواری پیدا کرنا ہے۔

حصولِ فیض کا طریقہ

روحانی تربیت کے حصول کی کوشش میں یہ امر جاننا بیحد ضروری ہے کہ اولیائے کرام سے فیضان کیسے حاصل کیا جائے اس سلسلے میں حضرت مجددؒ نے نہایت عمدہ رہنما اصول بیان کئے ہیں جن میں سب سے پہلے پیری اور مریدی کے آداب سے آگاہی حاصل کرنا ہے حضرت مجددؒ تحریر فرماتے ہیں۔

''جاننا چاہئے کہ سالکان راہ حق دو حال سے خالی نہیں یا مرید ہیں یا مراد اگر مراد ہیں تو قابل مبارکباد ہیں محبت اور انجذاب کی راہ منزل کی طرف ان کو کشاں کشاں لے آئے گی اور مقصود اعلیٰ تک پہنچا دے گی جیسا ادب اور جیسی عقیدت ان کیلئے درکار ہو گی وسیلہ یا بے وسیلہ ان کو سکھا دے گی اگر ان سے کوئی لغزش بھی ہو جائے گی تو ان کو جلد ہی اس سے آگاہی ہو جائے گی جس پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا اگر شیخ طریقت کی حاجت ہوگی تو سعی و کوشش کے بغیر اس دولت کی طرف راہ نمائی بھی ہو جائے گی غرض حق تعالیٰ کی عنایت ازلی ان بزرگان دین کے شامل حال ہوتی ہے باسبب یا بے سبب ان کی کفایت کرتے ہیں واللہ یجتبی من یشاء (اللہ جس کو چاہتا ہے برگزیدہ کر لیتا ہے)۔

اور اگر مرید ہیں تو رہنمائے کامل کے بغیر ان کا کام دشوار ہے رہنما ایسا ہونا

Marfat.com

چاہیے جو جذبہ اور سلوک کی دولت سے مشرف ہو اور فنا و بقا کے رموز و سعادت سے بہرہ ور ہو اور سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ اور سیر عن اللہ باللہ اور سیر فی اشیاء باللہ کے انجام تک پہنچا ہو لیکن اگر اس کا جذبہ اس کے سلوک پر مقدم ہے اور مرادوں کا تربیت یافتہ ہے تو اس کا وجود کبریت احمر کی مانند ہے اس کا کلام دوا اور نظر شفاء ہے مردہ دل اسکی توجہ سے زندہ ہوتے ہیں اور مرجھائی ہوئی روحیں اس کے الطاف و کرم سے تازہ ہوتی ہیں اگر اس قسم کا صاحب نظر پیر نہ ملے تو سالک مجذوب بھی غنیمت ہے وہ بھی ناقصوں کی تربیت کر سکتا ہے اور فنا اور بقاء کے اسرار تک پہنچا سکتا ہے۔

عرش سے نیچے ہے گرچہ آسمان
لیکن اونچا ہے زمیں سے اے جواں

اللہ تعالیٰ کی عنایت سے کسی طالب کو اس قسم کا کامل پیر مل جائے تو اُسے چاہیے کہ اس مرد کامل کے وجود کو غنیمت جانے اور اپنے آپ کو ہمہ تن اس کے حوالے کر دے اور اپنی سعادت اس کی رضا مندی میں تلاش کرے غرض اپنی ہر خواہش اس کی رضا کے تابع بنا دے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

لن یؤمن احد کم حتی تکون ھواہ تبعا لما جئت بہ

(تم میں سے کوئی ہرگز ایمان سے بہرہ ور نہ ہوگا جب تک اسکی خواہش اس امر (شریعت) کے تابع نہ ہو جائے جسے میں لایا ہوں)۔

مرید کیلئے آداب و شرائط

جاننا چاہیے کہ مجلس کے آداب و شرائط کو مدنظر رکھنا اس راہ کی ضروریات میں

Marfat.com

سے ہے تاکہ افادہ اور استفادہ کا راستہ کھل جائے ورنہ صحبت سے کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوگا نہ ہی مجلس سے کوئی فائدہ حاصل ہوگا محض ضروری آداب و شرائط لکھے جاتے ہیں جو گوش ہوش سے سننے چاہیں۔

شیخ کی طرف توجہ

طالب کو چاہئیے کہ اپنے دل کو تمام اطراف سے پھیر کر اپنے شیخ کی طرف متوجہ کرے اس کے اذن کے بغیر نوافل و اذکار میں مشغول نہ ہو اور حضوری میں اس کے سوا کسی اور کی طرف توجہ نہ کرے حتیٰ کہ جب تک حکم نہ ملے ذکر میں مشغول نہ ہو البتہ نماز اور دیگر فرائض ضرور یہ ادا کر سکتا ہے کسی بادشاہ کا واقعہ ہے کہ اس کا وزیر حضور میں کھڑا تھا، اتفاق سے وزیر کی نظر اپنے جامہ پر پڑی تو اس کے بند درست کرنے لگا جب بادشاہ نے دیکھا کہ وزیر میرے سوا غیر کی طرف متوجہ ہے تو جھڑک کر کہا میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ تو وزیر ہو کر میرے حضور کپڑے کے بند درست کرے (مجدد صاحبؒ نے یہ حکایت مرید کو اپنی توجہ مرکوز رکھنے کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے بیان کی ہے وگرنہ مرشد حقیقی تو بہت کرمفرما اور شفیق ہوتے ہیں اور اپنے ارادت کیشوں کے ساتھ بڑے لطف و کرم سے پیش آتے ہیں)۔

آداب کی رعایت

سوچنا چاہیے کہ دنیا کے لئے بھی وسائل کے لئے چھوٹے آداب ضروری ہیں حصول الی اللہ کے وسائل کیلئے ان آداب کی رعایت بہت ہی ضروری ہوگی مرید کو چاہئیے کہ ہو سکے تو ایسی جگہ دانستہ کھڑا نہ ہو کہ اسکا سایہ پیر کے پیراہن یا

Marfat.com

سایہ پر پڑے، نیز اس کے مصلے پر پاؤں نہ رکھے اور اس کے وضو کی جگہ میں طہارت نہ کرے۔ یہاں تک کہ اس کے برتن بھی استعمال نہ کرے۔ اس کے حضور میں پانی نہ پیئے۔ کھانا نہ کھائے اور کسی سے گفتگو نہ کرے بلکہ کسی دوسرے کی طرف کبھی متوجہ نہ ہو اور شیخ کی عدم موجودگی میں جس طرف اس کا قیام ہو پاؤں دراز نہ کرے تھوکے بھی نہیں اور جو کچھ پیر سے صادر ہو اس کو بہتر جانے اگرچہ بظاہر بہتر معلوم نہ ہو کیونکہ شیخ کامل کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوتا ہے شیخ سے بہ تقاضائے بشریت اگر غلطی سرزد ہو جائے تو اس پر گرفت نہ کرے بلکہ اسے اجتہادی غلطی سمجھے۔

پیر و مُرشد سے محبت

جب مرید کو پیر سے محبت ہو تو محبوب سے جو کچھ بھی صادر ہو محبّ کی نظر میں محبوب ہی دکھائی دیتا ہے پھر اعتراض کی کہاں گنجائش ہے کھانے پینے، پہننے اتباع کے چھوٹے بڑے کاموں میں شیخ ہی کی اقتداء کرنی چاہیئے اور فقہ بھی اسی طریقہ سے سیکھنی چاہیئے۔

ے آں را کہ درسرائے نگاریست فارغ است

از باغ و بوستاں و تماشائے لالہ زار

مخلوقات میں بد بخت شخص

شیخ کی حرکات و سکنات پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرے خواہ وہ رائی کے برابر ہو کیونکہ اعتراض نے سوائے مایوسی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ تمام مخلوقات میں سے بد بخت وہ شخص ہے جو اس بزرگ گروہ کا عیب بین ہے اللہ تعالیٰ ہم کو اس بلائے عظیم سے بچائے۔ آمین

Marfat.com

پیر سے کرامت طلب نہ کرے

اپنے شیخ سے خوارق وکرامات طلب نہ کرے اگر چہ وہ طلب خطرات اور وساوس کی وجہ سے ہو کبھی کسی مومن نے پیغمبر سے معجزہ طلب نہیں کیا۔ معجزہ طلب کر کافروں اور منکروں کا کام ہے۔

؎ معجزات از بہر قہر دشمن است
بوئے جنسیت پے دل بردن است
موجب ایمان نہ باشد معجزات
بوئے جنسیت کند جذب صفات

البتہ دل میں کوئی شبہ ہو تو بے توقف عرض کرے اگر حل نہ ہو تو شیخ پر کسی قسم کی کوتاہی یا عیب منسوب نہ کرے اور جو واقعہ ظاہر ہو پیر سے پوشیدہ نہ رکھے واقعات کی تعبیر بھی اسی سے دریافت کرے۔

اپنے کشف پر بھروسہ نہ کرے

اپنے کشف پر ہرگز بھروسہ نہ کرے کیونکہ جہان آب وگل میں حق وباطل اور خطا وصواب ملے جلے ہیں بے ضرورت اور بے اذن علیحدگی نہ اختیار کرے کیونکہ یہ عقیدت اور ارادت کے خلاف ہے اپنی آواز کو شیخ کی آواز سے بلند نہ کرے نہ ہی بلند آواز سے گفتگو کرے کہ یہ سوءادب ہے اور جو فیض وفتوح پہنچے اپنے شیخ کا ہی ذریعہ سمجھے اور اگر محسوس کرے کہ فیض دیگر مشائخ سے پہنچا ہے اس کو بھی اپنے ہی شیخ سے منسوب کرے۔

پیر کے اعتقاد اور محبت پر ثابت قدم رہے

Marfat.com

جان لے کہ جب شیخ تمام کمالات اور فیوض کا جامع ہے پیر کا فیض مرید کی خاص استطاعت کے مناسب ہوتا ہے یہ بھی پیر کے لطائف میں سے ایک لطیفہ ہے سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل پیر کے اعتقاد اور محبت پر ثابت قدم رہے۔

اپنے قصور کا اعتراف ضروری ہے

غرض الطریق کلہ ادب مثل مشہور ہے کہ بے ادب خدا تک نہیں پہنچتا اگر مرید بعض آداب کے بجالانے میں اپنے آپ کو خطا کار سمجھے اور آداب کما حقہ ادا نہ کر سکے کوشش کرنے کے بعد بھی اس سے عہدہ برآ نہ ہو سکے تو قابل مواخذہ نہیں البتہ اپنے قصور کا اعتراف ضروری ہے اور اگر نعوذ باللہ آداب کی رعایت نہ کرے اور اپنے آپ کو قصور وار بھی نہ جانے تو ان بزرگوں کی برکات سے محروم رہتا ہے۔

ہر کہ راروئے بہبود نداشت

دیدن روئے نبی سود نداشت

ارشادات مجددؒ سے یہ طویل اقتباس اس لئے دیا ہے کہ تشریح وتبصرہ کے بجائے ان کے ارشادات عالیہ سے ہمارے قارئین کرام براہ راست مستفید ہو سکیں۔

ان کے مذکورہ بالا رہنما زریں اصولوں پر غور کیجئے، کتنے فکر انگیز ہیں:

ا۔ حضرت مجددؒ نے مریدوں کو سراپا ادب بنانے کی سعی وکوشش فرمائی ہے کیونکہ ادب کے بغیر پیرومرشد سے فیض حاصل ہونا ممکن نہیں

۲۔ حضرت مجددؒ نے ان بظاہر معمولی باتوں کو جنہیں عام طور پر روزمرہ زندگی میں نظر انداز کر دیا جاتا ہے اہتمام سے ذکر کیا ہے اور غلط رویے سے بچنے

Marfat.com

کی تلقین فرمائی ہے۔

۳۔ وہ ضروری باتیں جن سے فیض کے اکتساب کرنے میں مدد ملتی ہے انہیں صراحت اور تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ مرید حضوری کے ایک ایک لمحے کی قدر و قیمت سے آگاہ ہو کر پورا پورا فائدہ اٹھا سکے۔

۴۔ ایک ماہر معلم اور کامیاب مقرر کی طرح جو اپنے بیان میں مبتدی متوسط اور انتہائی ذہین و فطین سامعین یعنی سبھی مست لوگوں کو ملحوظ رکھتا ہے حضرت مجددؒ نے تمام مریدوں راہ سلوک وطریقت پر گامزن اور اعلیٰ مدارج پر فائز جملہ مریدوں کو انتہائی مفید ہدایات سے بہرہ ور فرمایا ہے۔

۵۔ ایک مرکزی نقطہ کی طرف توجہ کو مرکوز کیا ہے کہ مرید اپنے پیر و مرشد سے محبت رکھے" تو محبوب سے جو کچھ بھی صادر ہو محب کی نظر میں محبوب ہی دکھائی دیتا ہے اور محبت پر ثابت قدم رہے"۔

۶۔ ایک انتہائی اہم بات کی نشاندہی کی ہے کہ اپنے کشف پر ہرگز بھروسہ نہ کرے۔

۷۔ ایک بہت بڑی لغزش سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے کہ شیخ کی حرکات و سکنات پر اعتراض نہ کرے اور نہ ہی کرامات طلب کر کے شیخ کا امتحان لے

کامیاب مرید کیلئے انتہائی خطرناک مرحلہ

سالک راہ طریقت کیلئے کامیابی حاصل کرنا انتہائی خوش قسمتی کی بات ہے لیکن جس طرح ایک تاجر کو بے پناہ نفع حاصل ہو اور ایک دن میں لاکھوں نقد جمع ہو جائیں تو زر و مال کی حفاظت کیلئے وہ انہیں کسی خاص جگہ یا بنک میں فوراً محفوظ کر لیتا

Marfat.com

ہے اسی طرح ایک کامیاب مرید کیلئے فیوض و برکات کے حصول کے بعد روحانی سرمایے کو محفوظ رکھنا بے حد ضروری ہے اس روحانی سرمایے کے دو بڑے لٹیرے اور ڈاکو ہیں ایک نفس دوسرا شیطان اس کا مفہوم یہ ہے کہ عبادت و ریاضت میں لذت و حلاوت کے حصول سے مرید ریاضت میں مزید سرگرم ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ اسے یہ خیال آنے لگتا ہے کہ وہ اپنے پیر سے بھی آگے بڑھ گیا ہے جس سے طبیعت میں فخر و تکبر پیدا ہو جاتا ہے جو انجام کار ناکامی اور خسارے کا موجب بنتا ہے سید مخدوم علی ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ نے کشف المحجوب میں بڑے دلنشیں انداز میں اس پر روشنی ڈالی ہے تحریر فرماتے ہیں کہ ''ایک رات (حضرت جُنیدؒ) نے خواب میں آنحضور ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ نے فرمایا: جُنید! لوگوں کو وعظ و نصیحت کرو تمہارا وعظ لوگوں کے دلوں کیلئے راحت و تسکین کا موجب ہوگا اور تمہارے کلام کو اللہ تعالیٰ نے خلق کیلئے ذریعہ نجات بنایا ہے۔ بیدار ہوئے تو آپ کے دل میں خیال آیا کہ شاید اب میرا درجہ حضرت سری سقطیؒ (آپ کے مرشد) سے بڑھ گیا ہے اسی لئے تو حضور ﷺ کی طرف سے مجھے وعظ کا حکم ملا ہے صبح ہوئی تو حضرت سریؒ نے اپنا ایک مرید بھیجا اور اسے سمجھا دیا کہ جس وقت جُنیدؒ نماز سے فارغ ہوں تو انہیں کہو کہ مریدوں نے التجا کی تو آپ نے ان کی درخواست پر وعظ نہ کیا۔ بغداد کے مشائخ نے عرض کی تو آپ نے ان کی بات بھی رد کر دی۔ میں نے پیغام بھجوایا تو بھی آپ نے تبلیغ شروع نہ کی (حضرت جنیدؒ یہ کہتے تھے کہ جب تک میرا شیخ موجود ہے وعظ نہ کہونگا)۔

اب تو آنحضور ﷺ کا فرمان آیا ہے اس کی تعمیل کرو۔

سیّد ہجویریؒ اس واقعہ کو بیان کرکے تحریر کرتے ہیں:

Marfat.com

''حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میرے دل سے اپنی برتری کا خیال یک لخت نکل گیا اور میں نے جان لیا کہ حضرت سریؒ میرے تمام ظاہری و باطنی احوال سے باخبر اور آگاہ ہیں اور ان کا مرتبہ مجھ سے بلند ہے کیونکہ وہ میرے اسرار سے باخبر ہیں اور میں ان کے حالات سے بے خبر ہوں چنانچہ میں آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور توبہ و استغفار کی''۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے سید ہجویرؒ فرماتے ہیں:

''یہ حکایت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مرشد جس حالت میں بھی ہوں مریدوں کے حال سے باخبر ہوتے ہیں''

حضرت جنیدؒ ہی کے بارے میں ایک اور واقعہ تحریر کرتے ہیں ''ایک دفعہ ایک مرید کسی بات پر آپؒ سے آزردہ ہو گیا اس نے سمجھا کہ شاید میں کسی درجے پر پہنچ گیا ہوں اس لئے آپ کا امتحان لوں'' آپؒ نگاہ باطن سے اس کے اس خیال پر مطلع ہو گئے اس نے سوال کیا آپؒ نے فرمایا جواب عبارت میں چاہیے یا معنوی طور پر کہنے لگا دونوں طرح سے آپؒ نے فرمایا اگر لفظوں میں جواب چاہتے ہو تو وہ یہ ہے کہ میرا امتحان لینے سے پہلے تم نے اگر اپنا امتحان کر لیا ہوتا تو تمہیں میرے امتحان کی ضرورت پیش نہ آتی اور معنوی جواب یہ ہے کہ میں نے تمہیں ولایت کے منصب سے معزول کر دیا ہے۔

اس کا چہرہ اسی وقت سیاہ ہو گیا اور چیخنے لگا کہ میرے دل سے یقین کی راحت کم ہونا شروع ہو گئی ہے توبہ و استغفار میں مشغول ہو گیا اور غلط خیالات دل سے نکال دیئے اس وقت حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی صاحب اسرار ہوتے ہیں تو ان سے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتا یہ فرما کر آپ نے اس پر پھونک ماری

Marfat.com

تو وہ دوبارہ اپنی مراد پر فائز ہو گیا اور مشائخ کے بارے میں نکتہ چینی سے توبہ کی''۔

مقصد اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ راہ طریقت کے شہسوار ہمیشہ تواضع اور انکسار سے کام لیتے ہیں روحانیت کا سمندر پی کر بھی ان کے لب خشک ہوتے ہیں۔ اسی لئے تو حضور ﷺ نے شب معراج عبودیت کا تاج پہننے (عبد کہلانے) کی آرزو فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے اسے شرف قبولیت بخشتے ہوئے جب اپنے حبیب کریم ﷺ کا ذکر کیا تو فرمایا: فاوحی الی عبدہ ما اوحی (اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی)

سید ہجویریؒ اپنے دلنشیں انداز میں ایک اور واقعہ تحریر فرماتے ہیں ''ایک دفعہ داود طائیؒ حضرت جعفر صادقؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے فرزند رسول ﷺ! مجھے کچھ نصیحت فرمایئے میرا دل سیاہ ہو چکا ہے۔

آپ نے فرمایا: اے ابو سلیمان۔ آپ اپنے زمانے کے بڑے عابد و زاہد ہیں آپ کو میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے؟ انہوں نے کہا حضور آپ کو اللہ نے تمام مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے ساری مخلوق کو نصیحت کرنا آپ کا فریضہ ہے۔

آپ نے فرمایا: ''ابو سلیمان! مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کل کلاں قیامت کے دن میرے جد امجد اس بات پر میرا دامن نہ پکڑیں کہ تو نے میری متابعت کا حق کیوں ادا نہیں کیا؟ یہ معاملہ نسبت یا کسی چیز پر نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن عمل پر منحصر ہے یہ سن کر حضرت داؤد طائیؒ رونے لگے اور فرمانے لگے یا اللہ! جس کا خمیر نبوت کے پانی سے گوندھا گیا ہے جس کی طبیعت کے عناصر براہین اور شواہد ربانی ہیں جس کے جد امجد رسول ﷺ ہیں اور جس کی والدہ سیدہ بتولؓ ہیں جب وہ اس حیرانی میں ہیں تو داؤد بیچارہ کون ہے جو اپنے آپ کو کسی قطار میں شمار کرے''۔

Marfat.com

فیضانِ صحبت کے خوشگوار اثرات

مضمون کے آخر میں اس امر کا ذکر بیحد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہدایت ربانی کی پیروی ہی انسان کو خوف وغم سے محفوظ رکھنے کا وہ نسخہ کیمیا ہے جسے انبیائے کرام کا مقدس گروہ اللہ کے بندوں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کرتا رہا۔

اولیائے کرام چونکہ ہدایت ربانی اور شریعت مطہرہ پر پورے اخلاص سے عمل پیرا ہوتے ہیں اس لئے وہ شریعت اور حقیقت دونوں کا حسین امتزاج بن جاتے ہیں اور ان کی مثال ایک ایسے مہکتے ہوئے پھول کی ہوتی ہے کہ ان کی صحبت میں بیٹھنے والا اپنے روح وقلب میں ایک سکون، طمانینت اور خوشگواری محسوس کرتا ہے اور جیسے جیسے صحبت میں تسلسل اور اولیائے کرام کی تعلیمات پر عمل آگے بڑھتا ہے ویسے ویسے راہ سلوک کے مسافر کے اندر جذب وشوق بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس کے اندر حضور اکرم ﷺ کی سُنت مطہرہ کے مطابق زندگی کو گذارنے اور عادات واطوار کو ڈھالنے کا شعور اور ولولہ پیدا ہو جاتا ہے اور اولیائے کرام سے وابستگی ان کے اندر ایک روشنی اور دینی انقلاب برپا کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ بن جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے ہمیں حُبِ رسول سے سرشار فرما کر مقام مصطفےٰ ﷺ کی معرفت و پہچان اور سنت مطہرہ کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

Marfat.com

اَستَغفِرُ اللہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ ط

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

شجرہ منظومہ

اعلیٰ حضرت قبلہ شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوریؒ و حضرت میاں غلام اللہ صاحب شرقپوریؒ

(از علامہ حکیم سید علی احمد نیرؔ واسطی رحمۃ اللہ علیہ)

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

بخش دے یا رب تجھے اپنی سخا کا واسطہ
رحم فرما شافع روز جزا کا واسطہ

صدق دے یا رب مجھے صدیق اکبرؓ کے لئے
فقر دے سلمانؓ محبوب پیمبر ﷺ کے لئے

حضرت قاسمؒ کا صدقہ میری بگڑی کو بنا
حضرت جعفرؒ کا صدقہ دے مرے دل کو ضیاء

رکھ مجھے باعافیت بہر جناب بایزیدؒ
بوالحسنؒ کا واسطہ دے مجھ کو نصرت کی نوید

بوعلیؒ کا واسطہ کر دے مری مشکل کو حل
دے مجھے علم طریقت اور توفیق عمل

بہر یوسفؒ قید غم سے دہر میں آزاد کر
عبد خالقؒ کے لئے عقبیٰ میں مجھ کو شاد کر

حضرت عارفؒ کے صدقے میں مجھے عرفان دے
حضرت محمودؒ کا صدقہ مجھے ایمان دے

واسطہ خواجہ علیؒ کا فقر درویشانہ دے
واسطہ بابا سماسیؒ کا دل دیوانہ دے

اے خدا بہر جناب شیر حق میر کلالؒ
حرص دنیا کو مرے بتخانۂ دل سے نکال

دے مجھے صبر و رضا صدقہ بہاؤ الدینؒ کا
کر مجھے صحت عطا صدقہ علاؤ الدینؒ کا

دے میرے دل کو سکون یعقوب چرخیؒ کے طفیل
حضرت احرارؒ کے صدقہ میں دھو دے دل کا میل

حضرت زاہدؒ کے صدقے میں مجھے زاہد بنا
حضرت درویشؒ کے صدقہ میں دے فقر و غنا

خواجہ املنگیؒ کا صدقہ داغ عصیاں کو مٹا
حضرت باقیؒ کا صدقہ دے بقا بعد الفنا

شیخ احمدؒ کے لیے غیروں کی منت سے بچا
صرف اپنا ہی مجھے محتاج رکھ اے کبریا

Marfat.com

کھول دے دل کی کلی بہر سعیدؒ نامدار　　تا کہ میرے گلشن امید میں آئے بہار
حضرت معصومؒ کا صدقہ دکھا گوئے رسُول ﷺ　　بس رہی ہے جس میں ابتک بُوئے گیسوئے رسول ﷺ
واسطہ عبدالاحدؒ کا مالک ارض و سما　　کر مجھے ایمان اور توحید کی دولت عطا
اے خدا بہر جناب خواجہ حنفیؒ پارسا　　وقت آخر نزع کی تکلیف سے مجھ کو بچا
بخش دے شیخ محمدؒ کے لیے میری خطا　　واسطہ خواجہ زکیؒ کا اپنی الفت کر عطا
واسطہ خواجہ زمانؒ کا دے مجھے ذوقِ فنا　　بہراحمدؒ قبر میں ہو نُور احمد ﷺ کی ضیاء
اے خدا بہر جناب خواجہ حاجی شاہ حسینؒ　　دے میرے بے چین دل کو دین اور دنیا میں چین
حشر میں جب ہو ترے دربار میں میرا قیام　　ہاتھ میں ہو میرے دامانِ نبی ﷺ بہر امامؒ
بہر حضرت میر صادقؒ صاحب صدق و صفا　　سُرخرو رکھ دو جہاں میں مجھ کو اے میرے خدا
واسطہ یا رب تجھے خواجہ امیرُ الدینؒ کا　　دے مجھے علم و حیاء رزق و شفا صبر و غنا
واسطہ دیتا ہوں یا رب میں تجھے اس نام کا　　جو ہمیشہ تیری محبوبی کے گُن گاتا رہا!
عشق میں جس کے دل حسرت زدہ دیوانہ ہے　　شرقپور اب جس کے باعث نُور کا کاشانہ ہے
اے خدا کیا نام پیارا ہے تیرے محبوب کا　　حضرت شیر محمدؒ صاحب جودوسخا
قطبِ دوراں شیخ عالم ہادیٔ راہ صفا　　نائب شمسِ الضُّحٰے بدرِالدُّجےٰ صدرِالعُلےٰ
اے خدا صدقہ میاں صاحبؒ کے نام پاک کا　　حشر میں ہم عاصیوں کو ظلِ رحمت میں چھپا
واسطہ یا رب تجھے حضرت میاں غلام اللہؒ کا　　تابع احکام کر مجھ کو کلام اللہ کا
حضرت ثانیؒ کا صدقہ اے ربِّ قدیر　　کر مرے سینے کو انوارِ نبی ﷺ سے مستنیر
بہر حضرت ثانی لاثانیؒ جناب قبلہ گاہ　　ہم سیہ کاروں کو اپنی رحمتوں میں دے پناہ
ثانی اثنین کے صدقے میں اے ربِّ جلیل　　اس جہاں کی زندگی ہو تابع سنتِ خلیل علیہ السلام
ثانی اثنین کے صدقے میں اے ربِّ جلیل　　دو جہاں کی زندگی ہو زیرِ دامانِ جمیل
اے خدا صد[illegible] میں ان ناموں کے دل کو شاد کر　　کُفر کو برباد کر اسلام کو آباد کر

Marfat.com

سوزِ دل

حضرت میاں صاحبؒ کا جنازہ دیکھ کر حکیم علی احمد صاحب نیرؔ واسطیؒ نے مندرجہ ذیل سوزِ دل لکھا ہے۔

شان وشوکت سے یہ کس دولہا کی آتی ہے برات   تھرتھراتے ہیں فرشتے کانپتی ہے کائنات
ہرزبردست اس کی سطوت کے مقابل زیر ہے   یہ کوئی شاید محمدؐ کا بہادر شیرؒ ہے
آج اٹھی ہے یہ کس عاشق کی میت دھوم سے   وصل ہے کس کا خدا قادر و قیوم سے
کس جنید وقت کی میت چلی آتی ہے یہ   قدسیوں کو عصمت وعفت میں شرماتی ہے یہ
لوگ کہتے ہیں ہوا شیر محمدؐ کا وصال   اُٹھ گئے گویا ابوذرؓ ہوگئے رخصت بلالؓ
یہ شکلیں پھر نہ دکھائے گی دنیا دیکھ لو   مصطفٰے کے عاشقوں کی شکل زیبا دیکھ لو
ملّت مرحوم کے ماتم میں اب روئے گا کون   دامنوں سے داغہائے معصیت دھوئے گا کون
اے زمین شرقپور شیر الٰہی کی کچھار   دفن ہوتا ہے تیری مٹی میں شیر کردگار
ہے دعا نیرؔ کی برسے تجھ پہ بدلی نور کی   ہو ہمیشہ تجھ پہ نور افشاں تجلّی طور کی

اے ماہ پنہاے زمین   اے مہر عالم تاب دین
مقبول ایزد بالہدٰے   شیر محمدؒ بالیقین
سرچشمہ صدق وصفا   محبوب ربّ العٰلمین
قطب زمان غوث جہاں   پروانہ دین متین
ہم عاصیوں پر ہو نظر   از بہر ختم المرسلین
آں رحمتہ للعالمین

وزبرائے حضرت خواجہ امیر الدین ولی   آنکہ چوں خضراست پیر کامل مرد جلی
وزبرائے حضرت شیر محمدؒ بدرعید   آں کہ از تیغ محبت کردبسمل ہر کہ دید
وزبرائے حضرت ثانی غلام اللہؒ پیر   مرشد اہل طریقت مظہر فیض کثیر
وزبرائے آں میاں جمیل احمد صاحب کمال   جامع علم وعمل درخیر دخوبی بے مثال

Marfat.com

طریقہ ختم مجددیہ

(1) درود شریف ____________ 100 بار

(2) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ 500 بار

(3) درود شریف ____________ 100 بار

طریقہ ختم معصومیہ

(1) درود شریف ____________ 100 بار

(2) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ 500 بار

(3) درود شریف ____________ 100 بار

طریقہ ختم خواجگان

(1) سورۃ الحمد للہ مع بسم اللہ ____________ سات بار

(2) درود شریف ____ 100 بار صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(3) سورۃ الم نشرح مع بسم اللہ ہر دفعہ ____________ 79 بار

(4) سورۃ اخلاص یعنی قل ہو اللہ مع بسم اللہ ہر دفعہ ____________ 100 بار

(5) سورۃ الحمد شریف مع بسم اللہ ____________ 7 بار

(6) درود شریف ____________ 100 بار

(۱) يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ ____ 100 بار (۲) يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ ____ 100 بار

(۳) يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ ____ 100 بار (۴) يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ ____ 100 بار

(۵) يَا شَافِيَ الْاَمْرَاضِ ____ 100 بار (۶) يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ ____ 100 بار

(۷) يَا مُحَلِّلَ الْمُشْكِلَاتِ ____ 100 بار (۸) يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ ____ 100 بار

(۹) يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ____ 100 بار

پھر ہاتھوں کو اٹھا کر اسطرح دعا مانگے۔ چاروں قل، سورۃ فاتحہ، سورۃ البقرۃ کا پہلا رکوع اور درود تاج پڑھ کر خواجگان نقشبندیہ کی ارواح مقدسہ کو ایصال ثواب کرے۔

Marfat.com

ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف | رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل ۲۵ | MONTHLY NOOR E ISLAM SHARAQPUR SHARIF

اہلِ اسلام کیلئے بالعموم اور وابستگانِ آستانہ عالیہ شرقپور شریف کیلئے بالخصوص

خوشخبری

دارالمبلغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

کا دوسرا اہم شعبہ

جامعہ شیرِ ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ برائے طالبات

معرضِ وجود میں آگیا

بفضلہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی [illegible] آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی زیرِ سرپرستی دارالمبلغین حضرت میاں صاحب میں جہاں [illegible] دینی علوم کی [illegible] قرآن حکیم کی قرات و تجوید کا اہتمام برسوں سے جاری ہے اب [illegible] دوسرا اہم شعبہ "جامعہ شیرِ ربانی برائے طالبات" کا قیام عمل میں آچکا ہے اور مقامی و بیرونی طالبات [illegible] تعلیم و تربیت کا کام حسن و خوبی سے جاری و ساری ہے۔ طالبات کی رہائش کیلئے [illegible] انتظام کر لیا گیا ہے۔

اہلِ اسلام بالعموم اور وابستگانِ آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے بالخصوص اپیل ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو علوم دینیہ اور تعلیم و تربیت کی اس مثالی درسگاہ میں داخل کروا کر انہیں زیورِ تعلیم سے آراستہ فرمائیں۔

نوٹ: مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ دامے، درمے، قدمے، سخنے اس کارِ خیر میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

الداعی الی الخیر: صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

Marfat.com

دارالمبلغین کی اعانت

مکرمی جناب ________________ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

مادیت کے اس دور میں جبکہ کفر والحاد کی ظلمتیں ہر سو پھیلتی جا رہی ہیں۔ دینی اور تبلیغی اداروں کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل عمیم سے ہم اس پیکر سنت اور عظیم مبلغ اسلام اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت وعقیدت سے وابستہ ہیں جن کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا اتباع سنت نبوی ﷺ اور تبلیغ دین آپ کا محبوب ترین کام تھا۔ جو مسلمانون کے اخلاق، کردار، معاملات، عادات واطوار کو سنت نبوی کا مظہر اور تعلیمات اسلامی کے عین مطابق دیکھنا پسند فرماتے تھے اور غیر شرعی حرکات وسکنات سے نفرت کا اظہار فرماتے تھے۔ آپؒ اور آپؒ کے برادر حقیقی وخلیفہ مجاز حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد کو زندہ وتابندہ رکھنے کے لئے فقیر نے ۱۹۶۰ء میں دارالمبلغین حضرت میاں صاحبؒ اور ۱۹۹۳ء میں جامعہ شیر ربانی برائے طالبات کا قیام عمل میں لایا تاکہ طلباء وطالبات دینی اور فنی علوم نیز قرآن حکیم کی تجوید وقرأت اور تعلیم وتربیت سے آراستہ ہو کر تبلیغ کا کام حسن وخوبی سے انجام دے سکیں۔

دنیا عالم اسباب ہے۔ ان اداروں کو چلانے کے لئے خلوص ہمت اور توجہ کے ساتھ ساتھ سرمایہ کی بھی ضرورت ہے۔ آپ نے بفضلہٖ تعالیٰ ہمیشہ ان دینی وتبلیغی اداروں کی مالی واخلاقی معاونت کی ہے۔ ضرورت کا تقاضا ہے کہ اشیائے صرف کی قیمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ اس سلسلہ کو جاری رکھیں اور اس کارِ خیر میں بیش از بیش حصہ لیں تاکہ ان اداروں کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری ہو سکیں۔

امید ہے کہ آپ میری اپیل پر خاص توجہ فرمائیں گے اور ان دینی اداروں کو کامیاب بنانے کے لئے مجھ سے شایان شان طور پر تعاون فرمائیں گے۔

خاکپائے شیر ربانی وگدائے آستانہ لاثانی

صاحبزادہ **میاں جمیل احمد شرقپوری** نقشبندی مجددی

ناظم دارالمبلغین حضرت میاں صاحب وجامعہ شیر ربانی برائے طالبات شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

شرقپور شریف میں

سالانہ ختم مبارک

17، 18 اکتوبر

یکم - دوم کاتک

ہر سال ہوتا ہے

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین پیر طریقت رہبر شریعت

شہباز لامکانی

حضرت میاں

غلام اللہ

صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ثانی لاثانی شرقپوری

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام

بانی تحریک یوم مجدد فخر المشائخ

صاحبزادہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری صاحب

نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

الداعیان

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری

صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری

صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری

مکتبہ اہلسنت نقشبندی مجددی لاہور

مدیر اعلیٰ
حضرت صاحبزادہ جمیل احمد میاں شرقپوری

مسلک اہلسنت والجماعت کا نقیب

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا ترجمان

روحانی و اخلاقی اقدار کا حامل

ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف

- خود پڑھیے، اپنے بچوں کو پڑھائیے اور دوستوں کو پڑھنے کی ترغیب دیں،

تبلیغی مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ادارے کے ساتھ اپنا اخلاقی اور مالی تعاون کیجئے،

- اپنے کاروبار کے فروغ کیلئے اپنے ادارے کے اشتہارات ارسال کریں اس طرح آپکے کاروبار کا تعارف بھی بڑھے گا اور دینی تبلیغ میں آپ کی معاونت بھی ہوگی،

سالانہ خریدار بننے کے لیئے دفتر سے رابطہ کریں

فی شمارہ	۹ روپے
زر سالانہ	۱۰۰ روپے

دفتر ماہنامہ نورِ اسلام شرقپور شریف

کاشانہ شبیر ربانی مکان نمبر ۵ اجمیری کا سٹریٹ ہجویری محلہ داتا گنج بخش لاہور

Marfat.com

یا اللہ جل جلالہ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بہ فیضانِ کرم : امام الطریقت والشریعت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر : امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

بظلِ حمایت : سلطان الاولیاء خواجہ محمد زمان نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ لواری شریف بدین حیدرآباد سندھ

بظلِ عنایت : اعلیحضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

بیاد : حضرت ثانی لاثانی جناب میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

شیرِ ربانی فری ڈسپنسری شرقپور شریف

زیر سرپرستی : بانی تحریک یومِ مجدد فخر المشائخ الحاج حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیرِ ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ پاکستان

زیرِ اہتمام : دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی — ذخیرہ

Marfat.com

کیا آپ کوئی کتاب چھپوانا چاہتے ہیں؟

شاعری کا کوئی مجموعہ، کہانیوں کی کوئی کتاب یا کسی اور موضوع پر کوئی کتاب؟ کتاب کی اشاعت میں کمپوزنگ بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

ی،

لھر

ں،

باری مارکیٹ شاپ نمبر ۵، اعوان ٹاؤن
ملتان روڈ۔ لاہور
فون نمبر 042-5420501

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب کی

دیگر تصانیف

- تجلیاتِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
- مقالات صدیقی
- رسالت مآب کے بارے میں غیر مسلموں کے تاثرات
- حضورؐ بحیثیت مثالی شوہر
- شخصیات، عبادات اور معاملات
- تجلیاتِ ہجویر
- چانن تے سویرا (پنجابی تقریراں)
- مطالعہ ادیان (زیر طبع)
- تذکرہ حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانیؒ

- Modern Trends in Tafsir Literatur Miracles.
- Quranic Concept Of Miracles.
- Dignity of Man in Islam.
- Industrial Relationship in An Islamic Socity.
- Comparative Study of Religions.

صدیقی پبلی کیشنز
لاہور

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب کی

دیگر تصانیف

- تجلیاتِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
- مقالات صدیقی
- رسالت مآب کے بارے میں غیر مسلموں کے تاثرات
- حضورؐ بحیثیت مثالی شوہر
- شخصیات، عبادات اور معاملات
- تجلیاتِ ہجویر
- چانن تے سویرا (پنجابی تقریراں)
- مطالعہ ادیان (زیر طبع)
- تذکرہ حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانیؒ

- Modern Trends in Tafsir Literatur Miracles.
- Quranic Concept Of Miracles.
- Dignity of Man in Islam.
- Industrial Relationship in An Islamic Socity.
- Comparative Study of Religions.

صدیقی پبلی کیشنز

لاہور

Marfat.com